نمبر ۹۳ | ۱۹ر شوال المکرم سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۴ر فروری سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یکم فروری کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے اچھی ہے ؛

۳۱ر جنوری چودہری خدا بخش صاحب کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا اس تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت کی۔ اور دعا فرمائی۔ اور بہت سے احباب بھی مدعو تھے ؛

۳۱ر جنوری بٹالہ کی ایک ٹیم والی بال کے میچ کے لئے آئی۔ جس کا قادیان کی دارالامان کلب کی ٹیم سے میچ ہوا۔ تین گیموں میں سے دو گیمیں دارالامان کلب کی ٹیم نے کیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے تازہ بتازہ برکات اور خوارق

فرمایا۔" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے۔ کہ وُہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور کبھی وُہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔ اگرچہ مجھے افسوس ہے۔ کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وُہ خوارق۔ اور اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں۔ مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے۔ وُہ خود چونکہ ان کمالات و برکات جو حقیقی اسلام ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں۔ محروم ہیں۔ وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی۔ اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ میں دکھاؤں۔ کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے۔ اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے۔ کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وُہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا "۔ (الحکم ۲۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۴ء)

کمشن متعلق اصلاح مدرسۃ البنات قادیان

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں اس وقت مروجہ سرکاری تعلیم دلائی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ کچھ زائد وقت دینیات کی تعلیم کے لئے دیا جاتا ہے۔ مگر یہ محسوس کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ کے مقاصد اور ضروریات کے ماتحت مروجہ تعلیم غیر ضروری۔ بلکہ بعض صورتوں میں نقصان دہ ہے۔ اور تجویز کی گئی ہے۔ کہ موجودہ طریق کو بدل کر صرف پرائمری یا لوئر مڈل یا مڈل تک مروجہ تعلیم رکھی جائے۔ اور اس کے ساتھ دینیات کا زائد کورس بھی لازمی ہے۔ مگر اس کے بعد سلسلہ کے مقاصد اور ضروریات کے ماتحت اپنا علیحدہ نصاب مقرر کر کے لڑکیوں کو تعلیم دلائی جائے۔ البتہ جن لڑکیوں کے لئے کسی خاص وجہ سے (مثلاً ڈاکٹری کی تعلیم یا بعض مخصوص مضامین میں استانیاں تیار کرنے کی غرض سے) مروجہ تعلیم میں ترقی پانا ضروری سمجھا جائے۔ ان کے لئے وظائف وغیرہ کی صورت میں اعانت کردی جایا کرے۔

مندرجہ بالا سوالات پر غور کرنے۔ اور اس کے متعلق اپنی رائے اور تجاویز پیش کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک کمشن مقرر فرمایا ہے۔ جس کے ممبران حسب ذیل ہونگے۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر نائب صدر۔ چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول سکرٹری۔ ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

اس کمشن کا یہ فرض ہوگا۔ کہ فروری ۱۹۳۴ء کے آخر تک مندرجہ بالا سوال کے متعلق پوری طرح غور کر کے اپنی رائے اور تجاویز پیش کرے۔ کمشن کو مندرجہ ذیل سوالات مخصوص طور پر اپنے پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

۱۔ کیا نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے نصاب اور تعلیم میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یا کہ موجودہ طریق ہی جاری رہنا چاہیئے

۲۔ اگر کوئی تبدیلی ضروری ہے۔ تو وہ اصولاً کس لائن پر ہونی چاہیئے۔

۳۔ کیا سکول کا سارا نصاب بدل کر شروع سے لے کر آخر تک اپنا مستقل نصاب مقرر کیا جانا چاہیئے۔ یا کہ ایک حد تک مروجہ سرکاری نصاب اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایک حد تک مروجہ نصاب اختیار کیا جا سکتا ہے۔ تو کس حد تک۔

۴۔ اگر ایک حد تک مروجہ نصاب رہنا ضروری ہے۔ تو مروجہ نصاب سے اوپر اپنا علیحدہ نصاب کیا ہونا چاہیئے۔ اور وہ کتنے سالوں میں کس کس طرح تقسیم ہونا چاہیئے۔

۵۔ اگر سارا نصاب اپنا ہونا ضروری ہے۔ تو وہ کیا ہونا چاہیئے۔ اور کتنے سالوں میں کس کس طرح تقسیم ہونا چاہیئے۔

۶۔ بہر صورت سکول میں دینیات کا نصاب کیا ہونا چاہیئے اور وہ جماعت وار کس طرح تقسیم ہونا چاہیئے۔

۷۔ اگر موجودہ طریق کو بدل کر نیا طریق اختیار کیا جانا ضروری ہے تو پھر ایسی لڑکیوں کے لئے جن کو کسی وجہ سے مروجہ لائن میں اعلےٰ تعلیم دلانا مناسب ہو۔ کیا انتظام ہونا چاہیئے۔

۸۔ مندرجہ بالا سوالات کے علاوہ کوئی اور سوال جو امر زیر غور سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کے متعلق بھی تجاویز پیش کی جا سکتی ہیں۔

جو احباب اس تعلق میں کوئی مشورہ پیش کرنا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنی رائے تحریر کر کے دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ کمشن کے سامنے ان کی رائے بھی پیش کی جا سکے۔ فقط۔ والسلام۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کا زلزلہ

"زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر"
واقعہ دیکھو گے ارضِ لوط کا آنکھوں سے تم
دیکھتا ہوں میں کہ ویراں بستیاں ہو جائینگی
خون کے دریا بہیں گے مشرق و مغرب میں اُدُ
جنوری کی پندرہ کو یہ نشاں ظاہر ہوا
ہو گئی بھونچال اور سیلاب سے دنیا تبہ
بستیاں ویران ہیں۔ آبادیاں مفقود ہیں
اک نذیر آیا خدا کا اہلِ دنیا کے لئے
اس کو جھٹلانے کے باعث یہ عذاب آیا شدید
"آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج"

وحیِ حق سے یہ مسیحِ پاک نے دی تھی خبر
نوح کا طوفان پھر آجائے گا پیشِ نظر
شہر گر جائیں گے اور شہری پھریں گے دربدر
وہ تباہی ہوگی نظر آجائے گا جس سے بشر
جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے اور کرے غائر نظر
انقلاب آیا زمیں ساری ہوئی زیر و زبر
جس طرف دیکھو ہے گندھک۔ ریت غاریں پُرخطر
وائے بدبختی نہ مانا اس کو دنیا نے مگر
توبہ توبہ ہے زبانوں پر نہیں کوئی مفر
یہ غضب بھڑکا ہوا دیکھو نہ تا بارِ دِگر

شاکر

ایک تحریک

ایک قرآن کریم ہفت رنگ مترجم جس کا ہر صفحہ نہایت خوبصورت رنگوں سے رنگین اور مرصع ہے۔ جس کے بیس پارہ مکمل ہو چکے ہیں اور دس پارہ مالی مشکلات کی وجہ سے نامکمل ہیں۔ اگر جماعت کے احباب میں سے کوئی صاحب امداد کر سکیں۔ تو کر دیں۔ فتح محمد سیال

بیرونی مشنوں کی اطلاع کے لئے نجم الہدیٰ کا انگریزی ترجمہ

خان بہادر چودھری ابوالہاشم صاحب ایم۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور کتاب نجم الہدیٰ کا ترجمہ بعنوان The Lode Star سلیس انگریزی زبان میں کیا ہے۔ بیرونی مشنز۔ اور وہ احباب جنہیں انگریزی دان طبقہ میں تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے خصوصیت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب کا کم از کم انگریزی زبان میں ترجمہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر انگریزی میں قابلیت رکھنے والے احباب نے اس طرف ابھی توجہ نہیں کی چودھری صاحب موصوف کا یہ نیک عمل دوسروں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی اشاعت سے ان کے کام کی قدر کریں۔

چودھری صاحب مکرم نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر ایک لیکچر بھی دیا تھا جس میں احمدیت کو اپنی خوبصورت شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ بھی انگریزی میں شائع ہو چکا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ علی قاسم خاں صاحب چودھری مولوی فاضل قادیان گ۔ قیمت چار آنے اور ایک آنہ ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ایک ضروری گزارش

نومبر ۱۹۳۲ء میں جب متعدد اشتہارات کے ذریعہ میں نے انجمن اوقاف گوجرانوالہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج مندرجہ ازالہ اوہام انعامی ایک ہزار روپیہ کی طرف متوجہ کیا۔ تو مولوی قاضی عبد الرحیم صاحب اہلحدیث نے لفظ توفی کے معنوں پر شرائط مناظرہ طے کیں۔ اور مجھ سے ایک ہزار روپیہ کے انعام کی ذمہ داری کی تحریر حاصل کی۔ نیز فریقین نے بالاتفاق سر شیخ عبد القادر صاحب جج ہائیکورٹ کو ثالث مقرر کیا۔ اس طرح ایک طرف قاضی صاحب موصوف نے بامداد مولوی عبد العزیز صاحب دیوبندی و مولوی عبد العزیز صاحب اہلحدیث یہ مناظرہ کیا۔ اور دوسری طرف مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بمعیت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل و مولوی عبد الرحمٰن صاحب مصری و مولوی فضل الدین صاحب تھے۔ پرچہ فریق مقابل کو دے کر رسید حاصل کی جاتی تھی۔ قریباً ۱۵ دن میں مناظرہ ختم ہوا۔ مگر شیخ عبد القادر صاحب نے ثالث بننے سے معذوری کا اظہار کیا۔ اور مناظرہ بغیر فیصلہ رہا۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ مناظرہ بصورت کتاب شائع کردوں۔ کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس کسی مناظرہ پر ہر دو پرچے مجھ سے عاریتاً لیتے گئے۔ جو آج تک واپس نہیں ملے۔ ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ان سے کسی نے پرچے لے لئے تھے۔ اب ایک تحریک پر مجھے پھر خیال پیدا ہوا ہے۔ اس لئے ملتمس ہوں۔ کہ جن صاحب کے پاس وہ پرچے ہوں۔ براہ مہربانی مجھے ارسال فرمائیں۔ میں اس مناظرہ کو بصورت کتاب اپنے خرچ پر طبع کرا کے مفت تقسیم کرانا چاہتا ہوں۔ ان شاء اللہ۔ شیخ مشتاق حسین سکرٹری تالیف و اشاعت دار السلام۔ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۹۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

۴ مارچ کا یوم التبلیغ
غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام

تبلیغ کی اہمیت

ہر احمدی اس امر سے پوری طرح واقف ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض دین اسلام کی اشاعت ۔ اور ان لوگوں کو جو اس نور سے محروم ہیں۔ انہیں چشمۂ نور اور منبع فیوض حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برکات سے مستفیض کرنا ہے۔

یوم التبلیغ کی تجویز

اگرچہ ہر فرد جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے اپنے حالات کے مطابق تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں کوشاں رہتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کام کو باقاعدہ اور زیادہ زور کے ساتھ کرنے کے لئے نیز اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ کہ ہر جماعت میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنے فرائض کو ہر وقت یاد نہیں رکھ سکتے اور ان پر ایک زمانہ فراموشی اور غفلت کا بھی آجاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے نمائندگان مجلس کے مشورہ سے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ ہر سال دو یوم التبلیغ منائے جائیں جن میں سے ایک تو خالصتہً غیر احمدیوں میں احمدیت کی اشاعت کے لئے مخصوص ہو اور دوسرا غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے ہو۔ چنانچہ اس وقت تک تین یوم التبلیغ منائے جا چکے ہیں۔ دو غیر احمدیوں۔ اور ایک غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے ۔ اور اس سال کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۴۔ مارچ ۱۹۳۴ء کا دن غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کرنے کے لئے تجویز فرمایا ہے۔

وقت کی قربانی

امید ہے۔ کہ ہر احمدی اس تجویز کے مطابق ۴۔ مارچ کو تمام دن تبلیغ اسلام میں خرچ کرے گا۔ اور تمام دنیوی کاروبار اور روزمرہ کے کاموں سے فراغت حاصل کر کے خالصتہً لوجہ اللہ تبلیغ اسلام میں مصروف رہے گا۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مالی قربانیوں کا موقعہ تو اکثر ملتا رہتا ہے۔ لیکن باقاعدہ نظام اور ترتیب کے ماتحت وقت کی قربانی کے مواقع سال میں بہت کم آتے ہیں۔ اور وہ بھی بہت قلیل وقت کی قربانی ہوتی ہے۔ پس سال کے ۳۶۵۔ ایام میں سے صرف ۲۔ دن تبلیغ کے لئے دینا کوئی ایسی بات نہیں جسے کوئی غیر معمولی اہمیت دی جا سکے۔ لیکن اگر سوائے خاص مجبوری اور معذوری کے اس نہایت ہی معمولی قربانی سے بھی گریز کیا جائے۔ تو بے حد افسوس کے قابل بات ہے۔

ہندوؤں میں تبلیغ

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ۴۔ مارچ کا دن خالص ہندوؤں۔ اور دوسرے غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے مخصوص ہے ۔ اور اسی رنگ میں اسے خرچ کرنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کو غیر احمدیوں میں اپنے تمدنی ۔ معاشرتی اور مذہبی تعلقات کی وجہ سے تبلیغ کے جو موقع میسر آتے رہتے ہیں۔ وہ غیر مسلموں کے لئے میسر نہیں۔ اسی لئے غیر مسلموں میں ہماری تبلیغ اس معیار سے بہت نیچے ہے۔ جو ان کی ملک میں پوزیشن۔ رسوخ اور اکثریت کے لحاظ سے ضروری ہے۔ اور اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ یہ دن غیر مسلموں بالخصوص ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے وقف سمجھا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس دن تبلیغ کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کی آگاہی کے لئے اسے بیان کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا:-

"بجائے ایک کے دو دن تبلیغ کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ایک دن تبلیغ احمدیت کے لئے اور ایک تبلیغ اسلام کے لئے۔ اسلام کی تبلیغ سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اس موقعہ پر نہ کیا جائے۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے ذریعہ۔ خواہ قرآن کریم کی خوبیوں اور حسن کے ذریعہ۔ خواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں اور نشانات کے ذریعہ۔ غرض جو بات مناسب موقعہ ہو۔ اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات اور معجزات کے ذریعہ ہندوؤں پر اسلام کی صداقت کا اثر ہوتا ہو۔ تو انہیں پیش کیا جائے۔ اور اگر احمدیت کی ترقی اور اسلام کی خدمت کے ذریعہ اثر ہوتا ہو۔ تو اسے پیش کیا جائے۔ اور اگر پہلے مسائل کے ذریعہ اثر ہوتا ہو۔ تو انہیں پیش کیا جائے۔ غرض اس دن مخاطب ہندو ہوں۔ مسلمان نہ ہوں۔ پس میں دو۔ دن مقرر کرتا ہوں۔ یعنی ایک دن تو ایسا ہو۔ جبکہ اہل ہنود کو مخاطب کی جائے۔ سکھوں اور عیسائیوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جہاں دیگر مذاہب کے لوگ پائے جائیں۔ انہیں بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اور دوسرا دن غیر احمدیوں کے لئے مخصوص ہو۔ اور اس دن انہیں مخاطب کیا جائے۔ بہر حال ایک دن مسلمانوں کے لئے ہو۔ اور ایک دن غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے خصوصیت سے ہندوؤں کو مخاطب کیا جائے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے کرشن بھی قرار دیا ہے۔ اور بہت سے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی ترقی کو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے پر منحصر رکھا ہے"۔

تبلیغ کا طریق

ہندوؤں اور دوسرے غیر مسلموں میں تبلیغ کرتے ہوئے اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ عام طور پر غیر مسلم مذہبی گفتگو کے دوران میں ایسے امور پیش کر دیا کرتے ہیں۔ جن کا انسان کی روحانیت اور اس کی پیدائش کے مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور اگر انسان ایسے امور میں پڑ جائے۔ تو سوائے اس کے کہ بے فائدہ وقت ضائع ہو۔ کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلتا۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کی الجھنوں۔ اور پیچیدگیوں میں پڑنے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔ اور عام فہم و سادہ طریق پر اسلام کے اصول پیش کریں۔ اور یہ واضح کریں۔ کہ اسلام انسان کی زندگی پر کیا اثر ڈالتا۔ اور کس طرح اسی زندگی میں آئندہ زندگی کی کامیابی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ پھر روزمرہ کے مشاغل اور عام تمدنی امور میں اسلام کی برتری ثابت کی جائے۔ ان تمدنی مشکلات کا حل انہیں اسلام سے بتایا جائے جنہوں نے انہیں ناقابل حل مشکلات میں ڈال رکھا ہے۔

صبر و تحمل

اس موقعہ کے متعلق ایک خاص بات جس کا مدنظر رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے۔ کہ گفتگو خوش خلقی۔ محبت اور خیر خواہی کے سچے اور دلی جذبات میں ڈوبی ہوئی ہونی چاہیئے۔ تاکہ جن لوگوں کو مخاطب کیا جائے۔ وہ یہ سمجھیں کہ جو کچھ ان سے کہا جا رہا ہے۔ ان کی بھلائی۔ اور بہتری کے لئے کہا جا رہا ہے۔ اور یہ کہا جا رہا ہے کہ جن روحانی برکات و فیوض سے محروم ہیں۔ وہ انہیں حاصل ہو سکیں۔ جب اس رنگ میں کسی کے ساتھ گفتگو کی جائے۔ تو وہ اس پر

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرکے فائدہ اٹھانے کے قابل ہوسکتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر گفتگو ایسا پہلو اختیار کرے۔ جو طعن و تشنیع اور عیب شماری و عیب جوئی کی حد تک پہنچ جائے۔ تو اس کا کوئی اچھا اثر نہیں ہوسکتا؛

پھر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی دعوت دینے والوں کو اپنی حیثیت ایک نہایت ہی ہمدرد و خیرخواہ طبیب کی سی سمجھنی چاہیئے۔ اور جن لوگوں کو وُہ دعوت دیں۔ انہیں رُوحانی بیمار خیال کرنا چاہیئے۔ ہر بیمار قابلِ رحم ہوتا ہے۔ لیکن رُوحانی بیمار اس لحاظ سے اور بھی زیادہ ہمدردی کے قابل ہوتا ہے۔ کہ اسے اپنی بیماری کا احساس نہیں ہوتا یا بہت کم ہوتا ہے۔ اور جتنا کوئی زیادہ خطرناک رُوحانی بیمار ہو۔ اتنا ہی زیادہ وُہ اپنی بیماری سے غافل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے۔ کہ رُوحانی بیمار نہ صرف اپنے رُوحانی معالج کی کوئی پرواہ نہیں کریگا بلکہ بہت ممکن ہے۔ کہ رُوحانی معالج کو اپنا دشمن سمجھ کر اسے بُرا بھلا کہنے۔ یا ایذا پہنچانے لگ جائے۔ کسی جگہ کسی بھائی کو یہ صُورت پیش آئے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اسے برداشت کرے۔ اور تحمل و بردباری کا وُہ نمونہ دکھائے۔ جو حقیقی خیرخواہ کے سوا کوئی نہیں دکھا سکتا۔ اس کا نتیجہ نہ صرف تبلیغی لحاظ سے نہایت خوشگوار نکلے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور بہت بڑے اجر کا مستحق بھی بنادے گا۔ پس اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیئے اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کے ارشادِ الٰہی کے ماتحت کام ہونا چاہیئے۔ کہ یہی کامیابی حاصل کرنے کی صُورت ہے؛

دوسرے مسلمانوں سے گزارش

اس یوم التبلیغ کے سلسلہ میں جو محض غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کے لئے مخصوص ہوگا۔ ہم دوسرے مسلمانوں سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وُہ بھی اس میں حصہ لیں۔ یعنی اپنے اپنے رنگ میں ہندوؤں عیسائیوں سکھوں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو دعوتِ اسلام دیں۔ اور اسلام کی خوبیاں ان پر ظاہر کریں۔ ہر شخص جو مسلمان کہلاتا ہے۔ وُہ گویا یہ فرض اپنے ذمہ لیتا ہے۔ کہ دوسرے لوگوں تک برکاتِ اسلام پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ عام مسلمان تو الگ رہے۔ ان کے علماء کہلانے والے بھی مدتوں سے اس اہم فرض کی ادائیگی سے غافل ہوچکے ہیں۔ اب اسلام کی محبت رکھنے والوں۔ اور اسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا مذہب سمجھنے والوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وُہ تبلیغ اسلام کے اہم فرض کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم سال میں ایک دن اس فرض کی ادائیگی میں صرف کریں۔ ہمارے خیال میں دوسرے مسلمانوں کے لئے یہ دن جماعت احمدیہ کے یوم التبلیغ سے بہتر اور نہیں ہوسکتا۔ جبکہ ہر احمدی مرد۔ اور عورت کے لئے غیر مسلم مردوں اور عورتوں میں جاکر تبلیغ اسلام کرنا لازم ہوگا۔ کیونکہ اس سے ان لوگوں کو جنہیں غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرنے کی خواہش تو ہے۔ لیکن قابلیت نہیں۔ بہت کچھ مدد حاصل ہوسکے گی اور انہیں معلوم ہوسکے گا۔ کہ کس طرح تبلیغ کرنی چاہیئے؛

یوم التبلیغ اور معاصر "انقلاب"

گزشتہ سال ایک موقعہ پر معاصر "انقلاب" نے لکھا تھا۔

"جماعت احمدیہ کے ایک اخبار کی قریبی اشاعت میں یوم تبلیغ کا اعلان ہوا ہے۔ جس میں ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ وُہ آئندہ ۲۲ اکتوبر کا دن کلیتہً تبلیغ میں صرف کرے۔ اگر یہ تصریح کردی جاتی۔ کہ ۲۲ اکتوبر کو ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے غیر مسلم مردوں اور عورتوں میں جاکر تبلیغ اسلام کرنا لازم ہوگا۔ تو ہم احمدیہ جماعت کے عقائد سے شدید اختلاف کے باوجود اس یوم تبلیغ کی تہ دل سے تائید کرتے۔ اور مسلمانوں کے دُوسرے فرقوں اور طبقوں سے بھی کہتے۔ کہ وُہ اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس طرح تمام فرقے متحدہ طور پر نہیں تو علیحدہ علیحدہ سال بھر میں ایک ایک دن لازماً تبلیغ کے لئے وقف کردیں"

کیا معاصر "انقلاب" مسلمانوں میں تحریک کرے گا۔ کہ وُہ بھی جماعت احمدیہ کی اس نیک مثال سے فائدہ اٹھاکر تبلیغ اسلام کے متعلق اپنا فرض ادا کریں۔ اس بارے میں اگر انہیں کسی قسم کی امداد کی ضرورت ہو۔ تو وُہ جماعت احمدیہ سے حاصل کرسکتے ہیں؛

اشاعتِ اسلام کا جذبہ کب پیدا ہوسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا جذبہ انہی لوگوں میں پایا جاسکتا ہے۔ جو صداقتِ اسلام پر آبائی۔ اور رواجی ایمان نہ رکھتے ہوں بلکہ حق الیقین کے درجہ سے گزر کر عین الیقین کے مقام پر پہنچ چکے ہوں۔ بھلا وُہ شخص کسی دُوسرے کے سامنے ایسی چیز کی کیا خوبیاں پیش کرسکتا ہے۔ جو خود اس کی خوبیوں سے ناواقف ہو۔ چونکہ عام مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ اس لئے انہیں کبھی بھولے سے بھی اشاعتِ اسلام کا خیال نہیں آتا۔ معاصر "انقلاب" بھی اس بارے میں جدوجہد کرکے دیکھ لے۔ اسے معلوم ہوجائے گا۔ کہ کہاں تک اسے کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان پہلے خود حقیقی مسلمان بنیں۔ اسلام کی بے نظیر خوبیوں۔ اور بے مثال برکات سے آگاہ ہوں۔ اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے اس مامور اور مرسل کو قبول کیا جائے۔ جسے موجودہ زمانہ میں صداقتِ اسلام کے اظہار کے لئے مبعوث کیا گیا؛

پنجاب ہائی کورٹ کا آئندہ چیف جسٹس

پنجاب ہائی کورٹ کے موجودہ چیف جسٹس سر شادی لال کے ریٹائر ہونے میں صرف تین ساڑھے تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن تا حال نئے چیف جسٹس کے متعلق حکومت کوئی فیصلہ نہیں کرسکی۔ حالانکہ عام دستور یہ ہے۔ کہ ریٹائر ہونے والے چیف جسٹس کی سبکدوشی سے چھ ماہ قبل نئے چیف جسٹس کے نام کا اعلان ہوجاتا ہے۔ تازہ افواہ یہ ہے۔ کہ حکومت جسٹس ایڈیسن کو چھ ماہ کے لئے عارضی طور پر چیف جسٹس بنادے گی۔ چونکہ وُہ بیرسٹر نہیں ہیں۔ اس لئے مستقل چیف جسٹس نہیں بن سکتے۔ البتہ چھ ماہ کے بعد ان کی میعاد تقرر میں اضافہ ہوسکیگا۔ اور اس طرح ممکن ہے۔ کہ وُہ نئے دستور کے نفاذ تک یعنی ۱۹۳۵ء کے آخر تک عارضی طور پر چیف جج بنے رہیں؛

اگر اس "افواہ" میں کچھ حقیقت ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ موجودہ چیف جسٹس کے ریٹائر ہونے تک بھی حکومت نئے چیف جج کے تقرر کے قابل نہ ہوسکے گی۔ اور پھر نئے دستور کے نفاذ تک عارضی انتظام کے ذریعہ کام چلائے گی۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس بارے میں حکومت کے لئے کونسی ایسی مشکل ہے۔ جسے وُہ حل نہیں کرسکتی۔ سر شادی لال کے طویل زمانہ چیف ججی کے بعد لازمی طور پر یہ عہدہ کسی مسلمان کے سپرد ہونا چاہیئے۔ اور پنجاب میں ایسے قابل مسلمان قانون دان موجود ہیں جن کی قابلیت۔ اور معاملہ فہمی کا حکومت کو کافی تجربہ ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ کیوں اس معاملہ کو خواہ مخواہ التواء میں ڈالا جائے۔ اور اس طرح اس خیال کو تقویت دی جائے۔ کہ حکومت چونکہ کسی مسلمان کو چیف جج بنانے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے لیت و لعل سے کام لے رہی ہے۔ مسلمانانِ پنجاب کی ذمہ دار انجمنیں اپنی قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کررہی ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو چیف جسٹس بنایا جائے۔ اور اس طرح اس بارے میں مسلمانانِ پنجاب کے جذبات و احساسات کا اظہار کررہی ہیں۔ حکومت کو انہیں نظر انداز نہ کرنا چاہیئے

یوم التبلیغ اور "پرکاش"

آریہ اخبار پرکاش (۲۸ جنوری) ۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے یوم التبلیغ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"امسال قادیانی مرزائیوں کے خلیفہ صاحب نے ۴ مارچ کا دن اس لئے مقرر کیا ہے۔ کہ ان کے سر پھرے مرزائی چیلے غیر مسلم اقوام میں مرزائیت کی تبلیغ کرسکیں۔ اور ان کو تپت کرسکیں۔ پیشتر اس کے کہ مرزائی کسی دوسرے غیر مسلم کے پاس جائیں۔ ہم ان کو کھلے بندوں دعوت دیتے ہیں کہ وُہ ویدک دھرمیوں کو اپنی مسجدوں میں وعظ کرنے کی اجازت دیں۔ تاکہ ..... ہم ان کو یہ بشارت سنا سکیں کہ ... ویدک دھرم میں شامل ہوکر اپنی نجات تلاش کریں"

مدیر "پرکاش" نے ہمیں جو دعوت کھلے بندوں دی ہے۔ اسے ہم قبول کرتے ہوئے اس کی منظوری کا اعلان کرتے ہیں بلکہ خود اسے دعوت دیتے ہیں۔ کہ وُہ یہاں آکر ہماری جس مسجد میں چاہے وعظ کرے۔ یا اگر یہاں نہ آسکے۔ تو لاہور کی مسجد میں جاکر وُہ ایسا کرسکتا ہے اور دیگر مقامات کے ویدک دھرمی بھی اپنے ہاں کی احمدیہ مساجد میں جاکر وعظ کرسکتے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز قبل از وقت اطلاع دینے پر ان کے وعظ کے لئے احمدی مناسب انتظام بھی کردیں گے؛

لیکن اس "کھلے بندوں" دی گئی "دعوت" کے منظور ہونے کے بعد کیا ہم امید رکھیں۔ کہ مدیر "پرکاش" نے جس خواہش کا اظہار اس قدر درد[مندی] کے ساتھ کیا تھا۔ اس کی منظوری پر اب اس سے فائدہ بھی اٹھائے گا۔ اور اگرچہ ہماری طرف سے اس منظوری کی یہ ضروری شرط نہیں۔ تاہم اخلاقی طور پر وہ اس کے عوض آریہ مندروں میں ہمارے لئے تبلیغ اسلام کے مواقع بہم پہنچانے کا انتظام بھی کردیگا۔ لیکن سابقہ تجربہ یہی بتاتا ہے۔ کہ وُہ نہ تو اس "دعوت" کی منظوری سے فائدہ اٹھائیگا۔ اور نہ ہی ہمارے لئے کوئی اس قسم کا موقعہ بہم پہنچائے گا۔ کیونکہ وُہ خوب جانتا ہے۔ کہ خواہ چھری خربوزہ پر گرے۔ اور خواہ خربوزہ چھری پر۔ نتیجہ ایک ہی ہے؛

مسئلہ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مساعی جمیلہ دربارہ انسداد اختلاف و استحکام جماعت

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر جلسہ سالانہ کا بقیہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات اور باغیان خلافت

سیدنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دور خلافت میں جس کا زمانہ چھ سال کے قریب ہوا۔ مخالفانِ خلافت کی بغاوت ایک بیج کی مانند بالکل ابتدائی حالت میں تھی۔ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت یکدم بڑھ گئی۔ گویا وہ آگ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی پرسطوت خلافت کے رعب کے نیچے دبی چلی آتی تھی۔ سرعت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔ اور اس کے شعلے مخالفانِ خلافت کی باغیانہ کوششوں سے کہیں سے کہیں جا پہنچے۔ مخالفان خلافت مدت سے اس تاک میں تھے۔ کہ کب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہو۔ اور وہ میدانِ بغاوت کو کھلے طور پر جولانگہ بنائیں بالآخر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کا دن گو سلسلہ اور جماعت کے مخلصین کے لئے ایک پُررنج و محن دن تھا۔ اور ان کی کمریں غم و ہم کے بارے خم تھیں مگر وہ دن ہاں وہی نور الدین اعظم جیسی محبوب اور قابل قدر اور ارشاد ہستی کی وفات کا دن ان جفا کیش غیر مبایعین کے لئے عید سے بڑھ کر خوشی کا دن تھا۔ اس لئے کہ وہ دن ان کے لئے فافعل ما شئت کے معنوں میں آزادی کا دن تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے معاً بعد ان کی خفیہ کارروائیاں ظاہری شکلوں میں آنے لگیں۔ اور کھلے بندوں تحریروں اور تقریروں سے جماعت احمدیہ کو خلافت حقہ اور خلفاء کی بیعت سے منکر بنانے کے لئے انہوں نے وہ زور مارا۔ کہ جا بجا بڑے فخر سے مشہور کرنا شروع کر دیا۔ کہ ۹۵ فیصدی جماعت احمدیہ کے افراد مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور ۵ فیصدی میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ

پھر حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود کو کئی طرح کے مطاعن کا نشانہ بنا کر لوگوں کو بدظن کرنے کی کوشش کی کبھی کہا۔ کہ میاں ابھی بچہ ہے۔ کبھی کہا کہ اسے علم نہیں۔ کبھی کہا ناتجربہ کار ہے۔ کبھی کہا کہ یہ پسر نوح کی طرح ضال بلکہ مضل ہے۔ جو جماعت کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ الہامی بشارتیں اور وہ دعائیں۔ جو آپ نے اپنی اولاد کے حق میں خصوصیت کے ساتھ فرمائی تھیں۔ ان سب کو نظر انداز کر دیا۔ اور خدا کا وہ پیارا جسے خدا نے اپنی وحی میں اپنا محبوب مصلح موعود اور اپنا محمود اور اپنا بشیر اور فضل اور فضل عمر اور فخر رسل اور حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر قرار دیا تھا۔ وہ ان شقیوں اور ظالموں کی نگاہوں میں ہیچ نظر آیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شان خلافت

دنیا میں جہاں سچے موتی پائے جاتے ہیں۔ وہاں جھوٹے بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن جھوٹے موتے جو بظاہر سچے موتیوں کی طرح ظاہر کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں۔ وہ باوجود ظاہری نمائش اور چمک کے سچے موتیوں کی قدر و قیمت کی برابری نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی بہت سے جھوٹے موتیوں کی موجودگی سچے موتیوں کے شناساؤں اور قدر دانوں کو اپنی طرف مائل کر سکتی ہے۔ بلکہ جھوٹے موتیوں کا وجود بھی اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو سچے موتیوں کی قدر افزائی کا باعث ہوتا ہے ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہد گلفام را

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت جہاں آیت انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا اور آیت قد خاب من افتریٰ کے معیار کے رو سے الٰہی نصرتوں اور پے در پے تائیدوں اور برکتوں سے ظاہر ہوتی اور ہو رہی ہے۔ اور باوجود دنیا کی اقوام اور اہل مذاہب کی مخالفتوں کی تند اور زبردست آندھیوں کے آپ کی صداقت کا پودا بڑھا۔ پھولا اور پھلا اور اس کی برکات کا ثمرہ آج ایک یہ جلسہ بھی ہے۔ جو آپ کی وحی یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کی عملی تفسیر ہے۔ اور پھر آپ کے دعوے کے بالمقابل ڈاکٹر عبد الحکیم چراغدین جمونی ڈاکٹر ڈوئی امریکن نے دعوے کیا۔ جو ناکامی کی موت سے ہلاک کر دیئے گئے۔ جس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ یہ جھوٹے موتی حضرت مسیح موعود جیسے سچے موتی کا مرتبہ اور مقام عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا دور خلافت شروع ہوا۔ تو پہلے تو خلافت احمدیہ کا تذکرہ اور اثر صرف جماعت تک محدود تھا۔ اور عام دنیا نہ جانتی تھی۔ کہ خلافت کیا ہوتی ہے۔ لیکن خلافت احمدیہ کی شان صداقت دکھانے کے لئے خدا نے خلافت کے نام کو اس قدر وجاہت اور وسعت بخشی۔ کہ ایک طرف خلافت ٹرکی کا شہرہ بلند ہوا۔ اور اس کی شہرت اور تذکرے دنیا کے اندر ہر اسلامی جماعت کے حلقہ میں پھیل گئے۔ حتیٰ کہ ہمارے ہندوستانی غیر احمدی بھائیوں نے تو خلافت ٹرکی کے نام پر جا بجا ہندوستان میں خلافت کمیٹیاں بھی بنا دیں۔ اور اس طرح بچہ بچہ خلافت کے نام سے واقف ہو گیا لیکن ٹرکی خلافت چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ تھی۔ بلکہ ایک زمینی تجویز کا نتیجہ تھا۔ اس لئے وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے ہی غائب ہو گئی۔ گو ہندوستان میں خلافتی بھائیوں نے سانپ کی لکیر کو ہی غنیمت جان کر خلافت کے نام پر اس کے تذکرے کو بعد میں بھی ایک عرصہ تک زندہ رکھا۔ بلکہ بعض جگہ اب بھی نام لیا جاتا ہے مگر ٹرکی خلافت کے مٹنے سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ منجانب اللہ نہ تھی۔ ہاں ایک جھوٹے موتی کی طرح تھی۔ جو آخر میں اہل بصیرت کے سامنے بے قیمت ثابت ہوئی۔ لیکن سلسلہ احمدیہ کی خلافت جو منجانب اللہ تھی۔ اور سچے موتیوں کی طرح تھی۔ وہ الٰہی نصرتوں سے ترقیوں کے ساتھ قائم ہے۔ اس مقابلہ میں کئی آدمی مدعی ہو کر اٹھے اور ملہمین کہلا کر کھڑے ہوئے۔ جیسے میر عابد علی۔ نبی بخش تیماپوری۔ یار محمد ظہیر اردبی۔ مولوی فضل چنگوی۔ شیخ غلام محمد لاہوری۔ لیکن خدا نے سچے موتی اور جھوٹے موتیوں کے درمیان فرق کر کے دکھلا دیا۔ کہ اس کی طرف سے خلافت حقہ کا حقیقی وارث کون ہے۔ ان میں سے شیخ غلام محمد صاحب لاہوری۔ جو غیر مبایعین کے مصلح موعود ہیں۔ جب انہیں ان کی انجمن نے علیحدہ کر دیا۔ تو انہوں نے توبہ نامہ شائع کیا۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ چنانچہ ان ملہمین میں سے یہ آخری صاحب جو مصلح موعود اور مامور من اللہ ہونے کے مدعی ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ جو اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۳ء کے ضمیمہ میں بھی شائع کئے گئے ہیں۔ حسب ذیل ہیں:-

"خاکسار کی طرف سے گذشتہ چند ماہ میں پے در پے جو اعلانات اپنی متغیر حالت جنون میں جسے میں نے اب واقعی دماغی عارضہ محسوس کر لیا ہے۔ شائع کئے گئے تھے۔ جنہیں میں اب اپنی موجودہ صحیح اور درست حالت میں دیکھتا ہوں۔ تو بہت ندامت اور شرم اور تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ . . . . . . وہ جملہ امور ایسے تھے۔ جو میرے بیمار دل و دماغ کے بدنما تصورات تھے"

اس کی دوسری تحریر کے الفاظ یہ ہیں:

"اس حالت میں جبکو میں اپنی زندگی کی صحیح حالت سمجھتا ہوں جب میں نے اپنے دعاوی اور اعلانات وغیرہ کو دیکھا ہے۔ تو ان میں کسی کے لئے بھی دل کو حاضر اور قائم نہیں پاتا . . . . . . خدا کے حضور اور آپ سب کے حقیقی مجرم ٹھہرتا ہوں"

یہ ایسی حالات ان ملہمین کے جن میں سے غلام محمد ہی ایک شخص

جس کی تحریروں کو کسی قدر معقول یا سلاست عبارت کے لحاظ سے اچھا خیال کیا جاتا ہے۔ پس ان جنون کے دوروں کے نتیجہ میں جو دعاوی کئے گئے۔ وہ صرف شجر بے ثمر ہیں۔ جن کے مقابلہ میں حضرت خلیفہ ثانی کو آپ کے کارنامے، آپ کے انتظامات آپ کے ساتھ خدا کی نصرتیں ایک ممتازانہ مقام اور مرتبہ پر دکھلا رہی ہیں۔ جو خلافت حقہ اور مصلح موعود کی شان مصلحانہ کی صداقت کے بابرکت اور پرعظمت ثمرات ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مساعی جمیلہ اور آپ کی توجہات کریمہ اور آپ کی برکات عظیمہ جو سلسلہ کی ترقی اور جماعت احمدیہ کی تربیت اور اصلاح اور اقوام دنیا کی دعوت و تبلیغ کے لحاظ سے جن تفاصیل اور توضیحات کو چاہتی ہیں۔ ان کے بیان کے لئے تو کئی دفتر اور کافی عرصہ چاہیئے۔ لیکن اس وقت تو اجمالی طریق پر مختصر اور وہ بھی بطور نمونہ چند باتیں بیان ہونگی کیونکہ آپ کی مساعی جمیلہ کا بالاستیعاب ذکر کرنا اس قلیل وقت میں بالکل غیر ممکن ہے ؂

جماعت کی تمحیص

پہلی بات جو آپ کی قوت قدسیہ اور آپ کے روحانی تصرفات کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ وہ جماعت کی تمحیص اور اصلاح کے لحاظ سے ایک بے نظیر اعجاز ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ سے گندے عنصر کا خود بخود الگ ہو جانا۔ اور سلسلہ کے مرکز اور مقدس مقام سے الہام اخرج منہ الیزیدیون کی پیشگوئی کے مطابق یزیدی طبع اور یزیدی خصلت لوگوں کا قادیان سے غیبی تصرفات کے ماتحت نکالا جانا ہے ؂

اخبار پیغام صلح ۱۶ فروری ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۳ء کے کسی پرچہ میں ایک مضمون اکبر شاہ خان نجیب آبادی کا ارائیں قوم کے تاریخی حالات کے متعلق شائع ہوا تھا۔ کہ ارائیں قوم حضرت معاویہ کی اولاد سے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب بھی قوم کے ارائیں ہیں۔ حضرت معاویہ کے بعد یزید ہے۔ یہ وہ شخص تھا۔ جو حضرت امام حسین اور اہل بیت کے لئے باعث تکلیف و مصائب بنا۔ حتیٰ کہ اسی کے فتنہ کے باعث امام حسین جیسے قیمتی وجود کو کربلا کی سرزمین میں شہید کر دیا گیا۔ لیکن آنحضرت کی اس بعثت ثانی میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت میں ظاہر ہوئی۔ زمانہ نے ان حالات کو پھر دھرایا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو جو یزیدی الاصل ہیں یزید کی جگہ اور حضرت مسیح موعود کی موعودہ اولاد جو امام حسن اور حسین کی طرح سید زادی کے بطن سے ہیں۔ اور آنحضرت کے نواسے ہیں۔ انہیں حسین کی جگہ پیش کیا۔ اور اس حسین کے بالمقابل خدا نے یزیدیوں کو بوجہ ان کے بد منصوبوں اور باغیانہ ارادوں کے اپنے غیبی تصرف سے قادیان سے نکال دیا۔ اسی طرح یوسف کی مماثلت میں الٰہی تصرف سے آپ کے ساتھ عجیب نصرت کا معاملہ ہوا۔ کہ پہلے یوسف کو تو بھائیوں نے نکالدیا تھا لیکن اس یوسف کے بالمقابل بد اندیش بھائی نکالے گئے۔ یہ وہ بات ہے۔ جو آپ کے مصلح موعود ہونے کا پہلا مصلحانہ اعجازی نشان تھا جس کی برکت سے جماعت میں تمحیص و صلاحیت برے عنصر سے بالکل پاک و صاف ہو گئی۔

جذب حق اور نصرت الٰہیہ

(۲) دوسری بات جو آپ کی قوت قدسیہ اور جذب روحانی کے اثرات سے ظہور میں آئی۔ وہ یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کے اندر کئی لوگ محض مخالفان خلافت کے سرغنوں کے بہکانے اور مغالطہ میں ڈالنے کے سبب ان کے ساتھ مل گئے تھے۔ چونکہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ذاتی طور پر کوئی بغض اور حسد نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریروں کو پڑھا۔ اور غور اور تدبر سے پڑھا۔ تو ان پر حق ظاہر ہو گیا۔ اور انہوں نے مولوی محمد علی اور خواجہ صاحب وغیرہ کا ساتھ چھوڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی۔ ایسے آدمی ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں تھے۔ جو پہلے غلط فہمی سے الگ ہوئے۔ مگر پھر حق کے سمجھنے پر فوراً مرکز سے وابستہ ہو گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مخلص خدام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ یہ عظیم الشان نصرت جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مصلحانہ شان سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے باعث حق کی شوکت کے علاوہ جماعت کے افراد کی اصلاح ہوئی۔ اور اختلاف کے انسداد کا زبردست نمونہ بھی ظاہر ہوا۔ جو حق بین لوگوں کے لئے ایک زبردست نشان ہے۔ جس سے آپ کی خلافت حقہ اور مصلحانہ شان کی حقیقت صادقہ کا بخوبی ثبوت واضح ہوتا ہے۔ آپ کے ذریعہ پہلے جماعت سے گندے عنصر کے الگ ہونے سے تمیزی طور پر جماعت کی اصلاح ہوئی بعد میں گندے عنصر کے ساتھ مغالطہ سے ملنے والی سعید روحیں بصورت تمحیص اصلاح یافتہ ہونے پر جماعت کے اندر آ شامل ہوئیں۔ اور وہی غیر مبایعین جو پہلے تعلّی اور فخر سے کہا کرتے تھے۔ کہ میاں محمود کے ساتھ ۵ فی صدی جماعت کے آدمی ہیں۔ اور ہمارے ساتھ ۹۵ فیصدی اب وہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ تو ۵ فیصدی ہونگے۔ اور ۹۵ فیصدی کے قریب میاں صاحب کے ساتھ ہیں۔ یہ ہے خلافت حقہ کی برکات کا جذب حق۔ اور نصرت الٰہیہ کی پرعظمت تجلی کہ جسے دشمنوں کی آنکھیں بھی دیکھ دیکھ کر خیرہ ہو رہی ہیں والحمد للہ علیٰ ذالک

انتظام سلسلہ

(۳) تیسری بات جو اختلافات سلسلہ اور ان کے انسداد کے لحاظ سے آپ کی مساعی جمیلہ کا عظیم الشان نمونہ ہے۔ وہ انتظام سلسلہ کی بے نظیر خدمت اور خداداد قابلیت کی وہ بلند پایہ شان ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ بھی آپ کے حسن انتظام اور آپ کے نظم و نسق کو ضرب المثل کے طور پر بیان کرتے رہتے ہیں۔ حتےٰ کہ دشمن سے دشمن بھی علی العموم اپنے لوگوں کو ابھارنے اور ان میں انتظامی روح پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حسن انتظام اور جماعت میں انتظامی روح کے پیدا کر دینے کی شال پیش کیا کرتے ہیں چنانچہ اخبار تنظیم امرتسر جو ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے نکالا تھا۔ اس میں کئی بار سلسلہ احمدیہ کی تنظیم کی تعریف کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تنظیمات

جماعت احمدیہ کی تنظیم اور جمعیت کا نمونہ جو آپ کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ جس سے اختلاف کا سدباب اور جماعت میں اتحاد پیدا ہونے کا بہت ہی عظیم الشان فائدہ حاصل ہوا۔ اس کی تفاصیل کا تو بوجہ قلت وقت موقع نہیں۔ اور نہ ہی گنجائش ہے لیکن مختصر طور پر آپ کی تنظیم جو مختلف محکموں اور مدوں پر مشتمل ہے۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے ؂

پہلا صیغہ دعوت و تبلیغ ہے جس میں ایک ناظر ہے۔ اور اس کے ماتحت سینکڑوں آنریری و غیر آنریری مبلغین ایک وسیع تنظیم اور باقاعدگی کے ساتھ تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ تقریری بھی اور تحریری بھی۔ اور یہ سلسلہ اس قدر وسعت رکھتا ہے۔ کہ دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچا ہوا ہے۔ اسی محکمہ کے ماتحت بعض اخبارات سلسلہ بھی ہیں۔ اس سال رواں میں اس محکمہ کے ماتحت صرف ایک دن میں جو یوم التبلیغ تھا۔ ایک لاکھ بہتر ہزار چھ سو نوے ٹریکٹ صرف ہندوستان کے اندر مفت تقسیم کئے گئے۔ اور ایک لاکھ ستائیس ہزار چار سو چوالیس نفوس کو تبلیغ کی گئی۔ اور بارہ سو چھ نفوس صرف عیسائی مذہب سے اسلام میں داخل ہوئے ؂

دوسرا صیغہ تالیف و اشاعت ہے۔ جس میں ایک ناظر ہے اس کے ماتحت ایک وسیع پیمانہ پر ہزاروں کتابوں کی لائبریری کا انتظام ہے۔ اور اس کے ماتحت علاوہ قیمتی اور نہایت ضروری سلسلہ تصانیف اور تالیفات کے جس کے اندر سیرت خاتم النبیین حصہ اول و حصہ دوم مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب جیسی کتب بھی تالیف ہوتی ہیں۔ جو علمی ذخائر کے اندر نہایت مفید اور قابل قدر اضافہ ہیں۔ اور بھی کئی قسم کے ٹریکٹ اور رسالے تالیف ہوتے ہیں۔ جو سلسلہ کے مخالفوں کے جواب میں شائع ہوتے رہتے ہیں

تیسرا صیغہ ناظر تعلیم و تربیت کا ہے۔ اس نظارت کے ماتحت سلسلہ کے لوگوں کے عام حالات کی نگرانی ان کی امداد ان کی اصلاح ان کی تعلیمی ترقی اور احمدیوں کی اولاد کی تربیت اخلاقی۔ دینی اور روحانی لحاظ سے۔ سلسلہ کے سب مدارس اور کالج اور معلمین اور متعلمین اسی نظارت کے ماتحت ہیں۔

چوتھا محکمہ نظارت امور عامہ ہے۔ جس کا انتظام ایک ناظر کے ماتحت ہے۔ اس کا کام جماعت کے تمدنی اور معاشرتی اور باہمی معاملات کی نگرانی اور ان کی اصلاح اور ترقی اور امداد ہے ؂

پانچواں صیغہ نظارت امور خارجہ کا ہے۔ اس صیغہ کے ماتحت جماعت اور سلسلہ کے باہر حکومت اور غیر حکومت غیر اقوام غیر مذاہب کے لوگوں سے جن کاموں کے لئے کسی نہ کسی طرح سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان کی انجام دہی کے لئے کوشش کرنا جن کو شمول کے اندر مظلوموں۔ مصیبت زدوں کی امداد اور حکومت اور ہمسایہ اور غیر ملکی قوموں کی اصلاح اور درستی کے مواقع پر نیک مشورے دینا بھی ہے ؛

چھٹا صیغہ نظارت بہشتی مقبرہ کا ہے۔ جس کا یہ کام ہے۔ کہ اس صیغہ میں جماعت کے موصیوں کی وصایا کی رقوم اور جائداد منقولہ او غیر منقولہ جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور اعانت کی غرض سے مقرر کی گئی ہے۔ اسے موصی کی وصیت کے مطابق وصول کرنا۔ جو ہزار ہا روپیہ کی وصولی کا کام اور خاص وسعت رکھتا ہے ؛

ساتواں صیغہ امور عامہ ہے۔ جس کے ماتحت جہاں جہاں جماعتیں ہیں۔ وہاں عہدے دار باقاعدگی سے کام کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ جماعت کے کارکنوں کی عموماً وہی صورت قائم کی گئی ہے۔ جس کا نقشہ اور نمونہ قریباً قریباً مرکز میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً بعض جگہ جہاں کثیر التعداد جماعت ہے۔ وہاں ایک امیر مقرر ہے۔ جو براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نیابت کے منصب پر مقرر ہے۔ اس کے نیچے سکرٹری دعوۃ و تبلیغ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سکرٹری مال اور محاسب۔ سکرٹری امور عامہ سکرٹری ضیافت۔ سکرٹری وصایا وغیرہ وغیرہ اور اس طرح سے یہ محکمہ جہاں تک سلسلہ اور جماعت کی وسعت ہے۔ وہاں تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس محکمہ کی ہر شاخ مرکز کے محکموں کے ماتحت ہے۔ مثلاً سکرٹری دعوت و تبلیغ مرکز کے محکمہ دعوت و تبلیغ کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اور سکرٹری تعلیم و تربیت کا کام اپنے انتظام کے لحاظ سے مرکز کے محکمہ نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت ہے۔ قس علی ھذا اور سب کے سب اپنی کارگذاری کی رپورٹیں اپنے صیغہ کے افسر کو مرکز میں بھیجتے رہتے ہیں ؛

آٹھواں صیغہ نظارت ضیافت ہے جس میں ایک ناظر اور اس کے ماتحت کئی کارکن ہیں۔ جن کا یہ کام ہے۔ کہ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں جو مہمان آتے رہتے ہیں۔ اور بعض کئی کئی دن تک قیام رکھتے ہیں۔ ان کے کھانے اور قیام و رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے اور نیز بہت سے یتامےٰ اور مساکین اور بیوگان اس صیغہ کے انتظام کے ماتحت مفت کھانا کھاتے ہیں۔ ہزار ہا روپیہ ہر ماہ اس مد میں محض مہمان نوازی کی صورت میں صرف ہوتا ہے ؛

نواں محکمہ نظارت اعلےٰ کا ہے۔ یہ نظارت ناظر اعلےٰ کے ماتحت ہے۔ جس کے ذمہ سب نظارتوں کی نگرانی کا کام اور ان کا انتظام ہے۔ جن کی ہر روز رپورٹوں کے ذریعہ کارگذاری کا علم حاصل کیا جاتا ہے۔ سب نظارتیں اپنے اپنے صیغہ کی رپورٹ ناظر اعلےٰ کی خدمت میں پیش کرتی ہیں۔ اور پھر ناظر اعلےٰ انہیں ترتیب دیکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ نظارت اعلےٰ کا کام سب نظارتوں کے صیغوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک خاص کام ہے ؛

دسواں صیغہ جو سب صیغوں کی جان اور روح رواں ہے وہ خلافت حقہ کی تنظیم اعظم اور قدرت ثانیہ کا پر عظمت صیغہ ہے۔ جس کے نیچے نہ صرف جماعت کا ہر ایک فرد ہے۔ بلکہ تمام دنیا کا نقشہ اور پر وسعت و عظمت خلافت حقہ کی چشم جہاں بین کے سامنے رہتا ہے۔ کہ کس کس تدبیر سے سلسلہ کی آواز دنیا کی ہر بستی اور ہر کونہ میں پہنچے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی قوت عزم اور عدیم المثال استقامت اور بے نظیر ہمت اور استقلال کہ فقدان اسباب سے مایوسی کے حالات پیدا ہونے کے اوقات میں بھی ہزار ہا امیدوں سے لبریز قلب رکھتے ہیں۔ آپ کا وجود باجود ہی ہے کہ جو اپنے حسن انتظام اور حسن تدبیر کے لحاظ سے سلسلہ کی تمام نظارتوں اور تمام شاخوں اور تمام انتظاموں کا سرچشمہ ہے

گیارھواں صیغہ نظارت بیت المال کا ہے جس میں ایک ناظر ہے۔ جس کے ماتحت کئی کلرک اور محاسب اور خزانچی کام کرتے ہیں اور ایک خاصی تعداد محصلین کی بھی ہے جو مختلف جماعتوں سے چندہ کی وصولی کا انتظام کرتے ہیں۔ اور سب قسم کی رقوم مرکز کے خزانہ میں داخل کی جاتی ہیں۔ جماعت کا سالانہ بجٹ کئی لاکھ کی رقم کا ہے لیکن صیغوں کے کاموں کی وسعت پیدا ہو جانے پر ہر سال بجٹ کی مقرر شدہ رقم کفائت نہیں کرتی۔ اس لئے علی العموم ہر سال قرضہ حسنہ کے ذریعہ بھی کمی کو پورا کر لیا جاتا ہے۔

بارہواں صیغہ جماعت کے لئے مفتیان سلسلہ کے فتاوے کا ہے۔ جس میں کئی اشخاص کام کرتے ہیں۔ اور ہر استفتاء کے جواب میں نہایت دیانت اور امانت کے ساتھ دینی علوم صحیحہ کی بناء پر فتوے لکھ کر دیا جاتا ہے ؛

تیرھواں صیغہ قضاء کا ہے۔ جس میں کئی اشخاص قاضی مقرر ہیں۔ جو جماعت کے بعض افراد کے باہمی تنازعات کا عادلانہ احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے فیصلہ دیتے ہیں ؛

چودھواں صیغہ اپیل اور نگرانی کے لحاظ سے ہے۔ جس کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے یا آپ کے کسی نائب مقرر کردہ سے مخصوص ہے۔ دار القضاء کے فیصلہ کی نگرانی یا اپیل کی ضرورت پڑے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اپیل کی جاتی ہے۔ جس پر حضور کا فیصلہ آخری فیصلہ قرار پاتا ہے۔ ایسا ہی اگر حضور کسی خاص وجہ سے عدیم الفرصت ہوں۔ تو حضور اپیل اور نگرانی کا کام جسے بھی سپرد فرما دیں۔ اس کی نیابت کفائت کرتی ہے ؛

غرض آپ کے ذریعہ سلسلہ کا استحکام اس حد تک انتظام پذیر ہو چکا ہے۔ کہ ان مخالفان خلافت حقہ کا کوتہ اور ضعیف ہاتھ اب خدا کے فضل سے سلسلہ کی مضبوط عمارت میں رخنہ انداز نہ ہو سکے گا۔

مجلس مشاورت کا انعقاد

علاوہ نظارتوں کے انتظام کے آپ کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں ہر سال مجلس مشاورت کا انعقاد اور انتظام ہے جس میں ہر سال مختلف جماعت کے نمائندے مقررہ تاریخوں پر مرکز میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہر صیغہ جماعت اور ہر شاخ سلسلہ کے نئے مسائل اور نئی ضروریات اور نئی اصطلاحات کے متعلق بیسیوں امور مختلف کمیٹیوں کے مشوروں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو کر آزادانہ بحث کے بعد پاس ہوتے ہیں۔ جو سلسلہ اور جماعت کی ترقی اور اس کے بلے اور لبید مستقبل کے لحاظ سے ایک مستحکم بنیاد ہے۔ جس پر سلسلہ کی عظیم الشان عمارت تعمیر ہونے والی ہے۔ اور جس کی اعلیٰ اور ارفع شان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی یقیم الشریعۃ و یحیي الدین کی مصداق ہونے کے ساتھ مجلس مشاورت کی کارروائی سے ابھی سے ہی محسوس ہو رہی ہے۔ اور اہل علم اور عارف طبقہ بخوبی سمجھ رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشکردہ تعلیم کو کیسے متناسب طریق پر احمدیت کے مختلف صیغوں اور سلسلہ کی مختلف شاخوں کے متعلق پیش کیا جا رہا ہے۔ غرض مجلس مشاورت کے ذریعہ جو دینی دنیوی علوم کے خزائن سال کے سال جدید شان کے ساتھ برآمد ہوتے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کے باعث قیامت تک کی مخلوق ہمیشہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ممنون احسان اور رہین منت رہے گی۔ اور تشکر و امتنان کے جذبہ کے ماتحت آپ کے احسانات کو یاد کرتی ہوئی آپ پر درود و سلام بھیجا کرے گی۔ ہاں اس کے ساتھ ہی آپکے بدخواہ حاسدوں اور مخالفان خلافت حقہ کی شرارتوں پر حیرت زدہ ہو کر ان کے لئے لب ملامت وار رکھنے کیلئے بھی مجبور ہوگی کہ ایسے محسن اور بے نظیر ہمدرد خلائق انسان کے متعلق ان ظالموں کا یہ ستم اور جفا کیشی کیوں ظہور میں آئی۔ اور اس سے بڑھ کر کفران نعمت اور محسن کشی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آپکی ہر خوبی کو خواہ وہ حسن کے رنگ میں ہو خواہ احسان کے رنگ میں۔ بنظر نفرت و عداوت تقبیح تخیل اور تصور کے ساتھ دیکھا جاتا ہے چنانچہ اخبار پیام صلح کے کالموں کے کالم عدوان محمود کی اس طرح کی کارروائیوں سے مملو ہیں ؛

قیمتی تصانیف

جماعت کے اتحاد اور انسداد اختلافات کے لئے آپ کی قیمتی تصانیف جو شان حکمت و عدلیت علم و حکمت کے دفاتر کا مجموعہ اور جواہرات کا بیش بہا خزینہ ہیں۔ جن میں سے ہر ایک تصنیف اور تالیف آپ کی شان علم اور شان روحانیت اور قوت قدسیہ کا پتہ دیتی ہے۔ کہ آپ کس بلند پایہ کے ماہر علوم و فنون اور دافع ظلمات جہالت و مصلح فسادات و ضلالت ہیں ؛

غیر مبایعین میں سے خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بجائے خود اپنے اہل قلم ہونے پر نازاں تھے۔ لیکن خواجہ صاحب نے سلسلہ کے اندرونی اختلافات پر جو کئی دن میں بیٹھ کر ایک رسالہ لکھا۔ آپ نے اس کے جواب میں القول الفصل نام کی تصنیف جو ۸۷ صفحہ کی کتاب ہے اور خواجہ صاحب کے اعتراضات کے جوابات کے لحاظ سے ایک کامل تردیدی مضمون ہے۔ علاوہ ضروری حوائج اور مشاغل کے اوقات کے صرف ہونے کے صرف ایک ہی دن میں لکھ کر طیار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ ضرورت الامام نام رسالہ جو ۴۸ صفحہ کا ہے صرف ڈیڑھ دن میں لکھا تھا۔ تو اتنے ہی وقت میں لکھے ہوئے مضمون کی روانی اور حقائق و معارف کے لبریز مضمون پر حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جیسے اہل قلم عش عش کر اٹھے۔ چنانچہ رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر رسالہ ضرورت الامام کا نام لکھ کر نیچے صرف ڈیڑھ دن میں لکھا جانے کا اظہار بھی کیا گیا ہے لیکن القول الفصل جو ۸۷ صفحہ کا رسالہ ہے اور ضرورت الامام سے بہت بڑا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و احسان میں نظیر فرزند اور خلیفہ نے صرف ایک دن میں لکھا۔ جو یقیناً ایک اعجازی قوت کا کرشمہ تھا۔ اس وقت اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب زندہ ہوتے۔ تو اس اعجازی طاقت کی باطل کش تحریر پر بے حد مسرت محسوس کرنے کے ساتھ تواجد کی حالت میں پائے جاتے۔

اسی طرح مولوی محمد علی صاحب کے ایک رسالہ کے جواب میں حقیقۃ النبوت اور ان کے دوسرے رسالہ کے جواب میں آئینہ صداقت جیسی بے نظیر کتب لکھیں۔ کہ جن کے حقائق صادقہ کے باطل سوز اثر اور جذبہ حق و کشش صدق سے کئی سعید روحیں غیر مبایعین سے نکل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دامن سے وابستہ ہوئیں اور معاندین کے دام فریب اور مغالطات کے تارو پود کو ایسا بکھیر کر رکھ دیا۔ کہ غیر مبایع دوست دم بخود ہو کر رہ گئے۔ اور جن دلائل حقہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے اثبات میں پیش کیا۔ ان میں سے ایک کی بھی معقولیت کے ساتھ تردید نہ کر سکے۔ القول الفصل اور حقیقۃ النبوت اور آئینہ صداقت کا ذکر تو میں نے اختلافات سلسلہ کے مضمون کی رعایت سے کیا ہے۔ ورنہ آپ کی گرامی قدر تصانیف جو تحفۃ الملوک۔ دعوت الامیر تحفہ شاہزادہ ویلز۔ احمدیت یا حقیقی اسلام۔ نہرو رپورٹ پر تبصرہ ایڈریس جماعت احمدیہ بخدمت وزیر ہند و وائسرائے ہند۔ ترک موالات۔ وغیرہ وغیرہ بے نظیر علمی ذخیرہ ہے۔ اور علاوہ ان کے آپ کے خطبات آپ کی تقریریں جو سالانہ جلسہ پر اہم مضامین پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جیسے منصب خلافت۔ انوار خلافت۔ برکات خلافت۔ ذکر الٰہی۔ عرفان الٰہی۔ تقدیر الٰہی۔ ملائکہ۔ نجات وغیرہ وغیرہ اور پھر مبایع غیر مبایع۔ احمدی۔ غیر احمدی مسلم غیر مسلم لوگوں کے سوالات و اعتراضات کے جوابات میں ہزارہا تحریریں قیمتی مضامین اور مطالب پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ہزارہا خطوط ہر مہینہ میں لکھے جاتے ہیں۔ جو نہایت ہی قابل قدر علمی خدمات ہیں۔ پھر آپ کی زیر نگرانی کام کرنے والے جو لوگ ہیں۔ آپ ان کے ذریعے تمام دنیا کی اصلاح اور تربیت اور ترقی اسلام اور تبلیغ سلسلہ کے کاموں میں بے حد مصروفیت رکھتے ہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ غرضیکہ تمام ممالک اور بلاد دنیا میں سلسلہ کی آواز گونج رہی ہے۔ کہ کوئی جبل و دشت اور کوئی آبادی اس سے بے خبر نہیں رہی۔ وہ کام ہاں عظیم الشان کام ہے کہ جس کی شاخ در شاخ مصروفیتوں سے جماعت احمدیہ کی تمام قوتیں بھی وحدت اور اتحاد کے ایک ہی مرکزی نقطہ پر جمع رہتی ہیں۔ اور اختلافات سے محفوظ رہنے کے ساتھ جماعت اس مضبوطی اور بلندی کے مقام پر کھڑی کی گئی ہے کہ غیر مبایعین اور مخالفان سلسلہ کا کہیں بھی رخنہ اندازی کے لئے ہاتھ نہیں پڑ سکتا۔ اور غیر مبایعین کے جھوٹے الزامات اور بدترین بہتانات اور مستریوں جیسے دشمنوں کا انتہائی شرارت سے لبریز فتنہ ظہور میں آنے کے باوجود جماعت احمدیہ اور سلسلہ عالیہ کی عمارت میں بال بھر کا رخنہ نہ ہونا یہ وہ الٰہی نصرت اور برکت کا اعجازی نشان ہے۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں جلوہ نما ہوا۔

عام تبلیغی انتظام

چھٹا امر جو آپ کی مساعی جمیلہ کا بابرکت نتیجہ ہے۔ جس سے جماعت کے اتحاد اور انسداد اختلاف کو بالخصوص فائدہ پہنچا ہے وہ عام تبلیغی انتظام کے علاوہ سیرت نبوی کے جلسوں کا مقرر فرما کر عام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ جلسے کیا ہوتے ہیں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام محمود کی ایک خاص تجلی اور اس کی پر عظمت شان کی فعلی رنگ میں ایک لطیف تفسیر ہوتی ہے۔ جس سے علاوہ اس کے کہ جماعت کی باہمی اتحادی قوت اور طاقت میں ترقی ہو۔ غیر احمدی اور غیر مسلم لوگ بھی اسلام اور نبی اسلام کے قریب ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ کے اس عملی مجاہدہ سے سلسلہ کے قریب ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ نفرت اور بدظنی جو ہزارہا غیر مسلموں کو آنحضرت سے پہلے تھی۔ اب نہیں اور ایسا ہی جو عداوت اور مخالفت ہزارہا غیر احمدیوں کو احمدیوں سے پہلے تھی وہ اب نہیں۔ احمدیوں کی سٹیجیں اور جلسہ گاہیں سیرت نبوی کے جلسوں پر کیا ہوتی ہیں۔ مختلف اقوام اور مختلف اہل مذاہب کے نمائندوں اور مقرروں کا مقام اجتماع اور مجلس اتحاد۔ جس میں ہندو سکھ۔ عیسائی غیر احمدی۔ احمدی سب آنحضرت کے محاسن بیان کرتے اور آپ کے گن گاتے ہیں یہ طریق اتحاد کی ہوا پیدا کرنے کے لئے بہت بڑا ممد ثابت ہوا ہے۔ اسی طرح یوم التبلیغ کے مقرر کرنے سے جماعت میں ہوشیاری اور قوت عمل اور اتحادی طاقت نے اور بھی ترقی کی۔

قادیان کی غیر معمولی ترقی

ساتواں امر جو آپ کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ اور موجب قوت اتحاد جماعت اور ترقی سلسلہ ہے۔ وہ سلسلہ کی ظاہری شوکت کے لحاظ سے مرکزی کوائف اور حالات میں نئے نئے عجائبات کا ظہور ہے۔ جو کاموں کی وسعت اور سلسلہ کی ترقیوں کے باعث نئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے ذرائع ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ قادیان ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ ہاں ایک ویران بستی اور اجڑے ہوئے دیار کی پرانی یادگار۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جذب روحانی اور کشش حقانی کے باعث اس کی شہرت اور وجاہت اور عزت اور عظمت قائم ہوئی۔ اور یاتون من کل فج عمیق۔ اور یاتیک من کل فج عمیق کی وحی کے بابرکت اثرات کا سلسلہ جو اب تک لاکھوں سعید روحوں کے قادیان کی طرف کھینچے جانے کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی تا قیامت بفضلہ تعالیٰ سلسلہ برکات جاری اور قائم رہنے والا ہے۔ اور الٰہی نشانوں سے قدرت کا عظیم الشان نشان ہے جس سے اس بستی کو چار چاند لگ گئے۔ لیکن جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت سے پہلے پہلے قادیان کو دیکھا ہے اور پھر موجودہ وقت میں اسے اس کی جدید شان کے ساتھ مشاہدہ کیا ہے اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ قادیان کیا سے کیا ہو گئی۔ قادیان کے نئے بازار نئے محلے نئی عمارتیں نئے نئے کارخانے سمال ٹاؤن کمیٹی ریل کا آنا اور قادیان کا کالج جس میں مولوی فاضل تک تعلیم دی جاتی ہے۔ گرلز ہائی سکول اور اس کی شاندار عمارت۔ میٹرک اور مولوی فاضل تک کی تمام کلاسوں کے امتحان کے لئے قادیان مرکزی مقام مقرر کیا جانا سالانہ جلسہ پر آنے والے جن کی تعداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں اس قدر ہوتی تھی۔ کہ ان کے لئے مسجد اقصیٰ اپنے پہلے تنگ حدود اربعہ کے ساتھ ہی کفایت کرتی تھی۔ بعد میں حضرت خلیفہ اول جن کے دور خلافت کی مسجد نور۔ نور ہاسپٹل۔ ہائی سکول اور بورڈنگ کی عظیم الشان عمارت یادگار ہیں۔ آپ کے زمانہ خلافت میں سالانہ جلسہ اپنی وسعت کے لحاظ سے مسجد نور میں ہوا کرتا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں ترقی ہاں ایسی ترقی ہوئی۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے والوں کی تعداد اور حاضری اس کثرت تک پہنچی۔ کہ جن کیلئے مسجد اقصیٰ اور مسجد نور دونوں تک کافی نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ اس کے لئے موجودہ وسیع میدان کو جلسہ گاہ بنایا گیا۔ اور اس ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ بنایا گیا کہ مقررین کی تقریر باوجود کثرت ہجوم اور وسعت جلسہ گاہ کے علی العموم سنی جاتی ہیں اور جس کا نمونہ اس وقت حضار جلسہ کے سامنے ہے۔ اور ہر جلسہ پر قریباً اس قدر نئے لوگ آکر بیعت کرتے ہیں کہ ان کی تعداد بعض دفعہ

نوجوانانِ جماعت سے خطاب

از جناب حسن صاحب رہتاسی

یہ نظم جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۳۳ء کے لئے لکھی گئی تھی

خدا کی حمد تسبیحِ زباں ہو — نبیؐ کی نعت زیبِ داستاں ہو
روانی پر اگر طبعِ رواں ہو — زمینِ شعر بحرِ بیکراں ہو
مرے مضموں کی گرمی کے اثر سے — عجب کیا! گرم طبعِ شاعراں ہو
گلابِ دین کی نکہت ہو جب میں — تو کیوں محفل نہ رشکِ بوستاں ہو
مرے مولےٰ کی شانِ بے نیازی — اگر ہو بھی۔ تو کس مونہہ سے بیاں ہو
کسی کا تخت ہو دوشِ ہوا پر — کسی کے پاؤں پر بندِ گراں ہو
ہیں دونوں ایک ہی خوانِ کرم پر — سلیماںؑ ہو۔ کہ مورِ ناتواں ہو
خدا کی مہربانی ہو۔ تو کیا غم — مخالف گو زمین و آسماں ہو
بدوں قسمت نہ سیدھی ایک بیٹھے — کوئی کتنا ہی مردِ کارداں ہو

بڑھاپے سے نہیں رکتے مجاہد — مگر یہ شرط ہے۔ ہمت جواں ہو
"بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد" — اگر ہو خار بھی۔ تو گلستاں ہو
حُدی کو تیز تر کر کے شتربان — نکل جاتے ہیں گو محمل گراں ہو
کرو ہمت جوانمردو۔ کہ آخر — سپاہِ مہدیٔ آخر زماں ہو
بندھی ہیں تم سے امیدیں ہماری — جہازِ قوم کے تم بادباں ہو
اگر ہم ہوگئے بوڑھے تو کیا غم — خدا رکھے تمہیں۔ تم تو جواں ہو
جگانی ہے جسے دنیائے خفتہ — جرس وہ تم ہی بہرِ کارواں ہو
جگائے گا وہ کیونکر دوسروں کو — جو خود ہی مائلِ خوابِ گراں ہو
نہیں ممکن اجل سے رستگاری — مُسِنّ ہو۔ یا ہو کمسن۔ یا جواں ہو
غنیمت ہے اکٹھے ہو یہاں آج — خدا جانے۔ کہ کل کوئی کہاں ہو
خدا حافظ حسنؔ ایسے مکیں کا — رہِ سیلاب پر جس کا مکاں ہو
جیو ایسے کہ دشمن بھی یہ سمجھے — روانِ قوم روحِ خانداں ہو
کرو جب کوچ۔ دنیا کی زباں پر — اگر ہو۔ تو تمہاری داستاں ہو

توجہ سے سنو پندِ کہن سال — کبھی ہم بھی تھے جیسے تم جواں ہو
مبادا ہو تمہارا وقت ضائع — ہمارا خونِ دل بھی رائگاں ہو
ہے سب میں لازمی مضمون تقوےٰ — نہ بھولو اسکو جب تک تن میں جاں ہو
پھر اپنے آپ کو تم پاس سمجھو — کسی مضمون کا بھی امتحاں ہو
نہ کھیلو تیغِ ابرو سے عزیزو — پڑا رہنے دو اس کو یہ جہاں ہو
بہت ممکن ہے ہو یہ بچۂ مار — تمہیں جس پر گمانِ ریسماں ہو
یہ ناگن ڈس نہ جائے ہاں خبردار — سنبھل کر مائلِ زلفِ بتاں ہو
لچک کر چلنا ہے۔ آئینِ نسواں — اَمرد ہے وہ جو ہمرنگِ زناں ہو
رہو سیدھے بسانِ تیر دائم — قدِ دشمن خمیدہ جوں کماں ہو

۱؎ نام والدِ مرحوم شاعر

شرافت ہے بشر کی حسنِ اخلاق — یہ مانا۔ کمترینِ کمتراں ہو
فرومایہ ہے گر اخلاق بد ہیں — نسب میں گرچہ نسلِ گورگاں ہو

کرو احکامِ حق کی پاسبانی — کہ تا حق بھی تمہارا پاسباں ہو
قدم اٹھے تمہارا سوئے مسجد — مؤذن کی زباں پر جب اذاں ہو
یتیموں پر رہے چشمِ عنایت — انیس و غمگسارِ بیوگاں ہو
ہر اک کے کام یوں آؤ۔ کہ گویا — عصائے پیر ہو۔ تیغِ جواں ہو
پڑھو قرآں۔ مکتوبِ خدا ہے — کہ یہ مکتوب۔ حرزِ جسم و جاں ہو
پڑھا کرتے ہو کیسے شوق سے گر — حدیثِ یار۔ سترِ دلبراں ہو
بتوں کے حق میں کہہ اٹھتے ہو یاں تک — "مرا سر۔ تیرا سنگِ آستاں ہو"
کبھی ان کو مناتے ہو یہ کہکر — "خفا کیوں آج مجھ سے میری جاں ہو"
موحد ہو کے پھر یہ بت پرستی — عباد اللہ ہو۔ یا عبدِ بتاں ہو
ذرا سوچو تو اس کی مرتبت کو — جو خلاقِ زمین و آسماں ہو

جو سچ پوچھو تو کافر سے ہے بدتر — موحد جس پہ مشرک کا گماں ہو
شہِ کونین پیوندِ زمیں ہو — فلک پر ابنِ مریم کا مکاں ہو
کبھی اتنا بھی سوچا ہے خدارا — کدھر ہو۔ کس طرف ہو اور کہاں ہو
غضب ہے شہسوارِ فرسِ توحید — حریفِ محملِ[۱] نصرانیاں ہو
سپرِ عشقِ بشر کی پاس ہوتے — قتیلِ تیغِ ابروئے ترساں ہو

ہے حکمت شعارِ مومن تو پھر تم — تمہارا مال ہے بے لو جہاں ہو
بچو! ہاں بدگمانی سے بچو تم — نہیں زیبا۔ کہ مومن بدگماں ہو
نہ بھولو مارمیت اذ رمیت — مقابل گر صفِ پیلِ دماں ہو
ثلا کرتی ہے تسلیم و رضا سے — بلا ہو۔ یا۔ بلائے ناگہاں ہو
اصالت ہی اصالت ہو سکتی — عیاں جب جوہرِ تیغِ زباں ہو
متانت رنج و راحت میں نہ چھوٹے — اثر گوناگہاں۔ یا۔ بیکراں ہو
دمِ گریہ بسانِ شمعِ سوزاں — بوقتِ خندہ کشتِ زعفراں ہو
محبت باہمی کا ہو۔ یہ نقشہ — کہ دو قالب ہوں جنمیں ایک جاں ہو
زبانیں ہوں نہ مانوسِ شکایت — دلوں میں ہی حسابِ دوستاں ہو

جہاں پہنچو نہ چھوڑو فرضِ تبلیغ — فرنگستاں ہو۔ یا ہندوستاں ہو
کرو مذہب کی سچی ترجمانی — کہ ماموؐرِ خدا کے ترجماں ہو
مناظر ہو مظفر اور منصور — مبلغ کامیاب و کامراں ہو
مجاہد فی سبیل اللہ ہمیشہ — قدم برداشتہ۔ بستہ میاں ہو
کناروں تک زمیں کے جائے تبلیغ — جہاں تک بھی نشانِ آسماں ہو
زباں پر ہو نہ ذکرِ خوفِ دوزخ — نہ دل میں ہی تمنائے جناں ہو
تمہاری ابتدا سے انتہا تک — رضائے حق تمہارے درمیاں ہو

۱؎ تثلیث (کجاوا۔ اونٹ۔ ساربان)

رضائے حق کے آگے ہیچ سمجھو — جہنم یا بہشتِ جاوداں ہو
گڑے مردے نکالو مرقدوں سے — کہ شاگردِ مسیحائے زماں ہو
نہیں دشوار کچھ احیائے موتےٰ — حقیقت قُمؑ کی گر تم پر عیاں ہو
اگر پیدا کرو ایمانِ مریمؑ — ہر اک پر ابنِ مریمؑ کا گماں ہو

محیطِ ارض گو بنکر رہو تم — مگر مرکز تمہارا قادیاں ہو
وہاں رنج و الم، خوف و خطر کیا — خدا کہتا جسے دارالاماں ہو
وہاں تکلیف ہو کیا میہماں کو — جہاں فضلِ عمرؓ سا میزباں ہو
اگر ہو میرِ مطبخ تک رسائی — پھر اپنا ہاتھ ہو۔ اپنا دہاں ہو
رہیں زیرِ نظر اخبار اپنے — کہ شانِ سلسلہ تم پر عیاں ہو
تمدن کے یہی معنے نہ سمجھو — کہ بی بی لندنی۔ ہندی میاں ہو
لے کھانے کو مکھن۔ کیک بسکٹ — پہننے کو حریر و پرنیاں ہو
کلائی پر تو ہو اک گولڈن واچ — لبِ لعلیں پہ سگرٹ کا دھواں ہو
میاں بی بی جو بہرِ سیر نکلیں — زباں پر قولِ جامی یوں رواں ہو
"بیا جانی۔ رہا کن شرمساری" — کہ جوہر دخترِ رز کا عیاں ہو
مسز دائیں ہوں اور مسٹر ہوں بائیں — اور اک کتے کا بچہ درمیاں ہو
نیاز و ناز کے رد و بدل سے — میاں بی بی ہو۔ اور بی بی میاں ہو
بسر ہو رات ٹیبل ٹاک میں۔ اور — چڑھے جب ان کو فکرِ ایں و آں ہو
حیاتِ کامراں ہوٹل میں گذرے — شفاخانہ میں مرگِ ناگہاں ہو
یونہی فیشن کی اپٹوڈیٹیت میں — تبہ بی بی۔ میاں بے خانماں ہو
غرض فیشن زدہ ایسا تمدن — خداوندا! نصیبِ دشمناں ہو

تمہارا ہے تمدن آسمانی — پڑھو قرآں کہ کیفیت عیاں ہو
اگر اسلام کی تعلیم سیکھو — تو پھر دونوں جہاں میں کامراں ہو

رفیقِ بد کی صحبت سے بچو تم — گدا ہو یا شہنشاہِ شہاں ہو
وزیرِ شہ ہو۔ یا گیتی ستاں ہو — کوئی محکوم ہو یا حکمراں ہو
ہو جالینوس یا سقراط۔ بقراط — فلاطوں یا ارسطوئے زماں ہو
قتیلِ عشوۂ آہو رمایاں ہو — شہیدِ غمزۂ پیغامیاں ہو
تعصب اور ہٹ دھرمی میں کوئی — ثناء اللہ کا عمِ کلاں ہو
کوئی جادو رقم سحر البیاں ہو — یا مجھ سا جس پہ شاعر کا گماں ہو
غرض کوئی بھی ہو اس سے نہیں بحث — فلاں ہو یا فلاں ابنِ فلاں ہو

بچھا جب تک زمیں کا ہو بچھونا — اور اس پر آسماں کا سائباں ہو
مہ و خورشید و انجم ہوں ضیا پاش — عیاں روئے فلک پر کہکشاں ہو
بڑے چھوٹے چلے یہ ناقۂ قوم — زمام اس کی بدستِ ساربا ں ہو

کھڑی جب تک کہ بنیادِ جہاں ہو — سلامت میرزاؑ کا خانداں ہو
جنابِ میر ناصرؓ کے نواسے — خدائے پاک جن پر مہرباں ہو
رہے سر پر ہمارے ان کا سایہ — اور ان پر سایۂ نصرت جہاںؓ[۱] ہو
خدا کی رحمتیں ہوں دوستوں پر — غضب اس کا نصیبِ دشمناں ہو
مبارک سالِ نو کی آمد آمد — بخیریت رواں سالِ رواں ہو
حسنؔ ہے آپ سے طالبِ دعا کا — اگر منظورِ طبعِ دوستاں ہو
دعا میں پھر بھی رکھنا یاد جبتک — سپردِ خاک مشتِ استخواں ہو

۱؎ امّ المومنینؓ

فتح پور میں جلسہ

۱۲-۱۳-۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء کو جماعت احمدیہ فتح پور نے اپنا تبلیغی جلسہ کیا۔ مرکز سے گیانی واحد حسین صاحب و مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا تشریف لائے۔ ۱۲ جنوری ۱۰ بجے صبح جلسہ شروع ہوا۔ اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر لیکچر دیا جس میں ان اعتراضات کا جو آریہ اور عیسائی سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرتے ہیں رد کیا۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے حضرت باوا نانک صاحب کے مذہب پر لیکچر دیا۔ اور سکھوں کی مستند کتب سے نہایت قابلیت کے ساتھ واضح کیا۔ کہ حضرت باوا نانک صاحب مسلمان تھے۔ ½۱ بجے نماز جمعہ کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔ پھر ۲ بجے اجلاس شروع ہوا۔ اور پبلک کی زبردست خواہش کو دیکھ کر پھر گیانی صاحب کا لیکچر شروع کرایا گیا۔ جو ½۵ بجے تک جاری رہا۔ ۱۳ جنوری کو ۱۰ بجے اجلاس شروع ہوا۔ جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ آریہ دھرم اور اسلام کی تعلیم کا موازنہ کر کے اسلامی تعلیم کو اعلیٰ و افضل ثابت کیا۔ جس کو سن کر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ لیکچر بارہ بجے ختم ہوا۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے اسی موضوع پر تقریر کی۔ اور ½۱ بجے تک حاضرین کو محظوظ کیا۔ پھر ۲ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب نے لیکچر دیا۔ اسی طرح ۱۴ جنوری کو تقریریں ہوئیں۔ سکھوں اور آریوں کو بار بار تحقیق کے لئے بلایا گیا۔ لیکن وہ سامنے نہ آ سکے تین آدمیوں نے بیعت کی۔

(خاکسار مرزا محمد حسین سیکرٹری تبلیغ از فتح پور)

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء کے متعلق اعلان

جملہ سکرٹریان جماعت ہائے احمدیہ یا نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کو جنہوں نے رپورٹ مشاورت ۱۹۳۳ء کی قیمت پیشگی ادا فرمائی تھی۔ رپورٹ مشاورت ۱۹۳۳ء جلسہ سالانہ پر دیدی گئی تھی۔ اور جن احباب نے جلسہ پر کسی وجہ سے نہیں لی تھی۔ ان کو بذریعہ ڈاک بھجوا چکا ہوں۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہنچی ہو۔ تو جلد طلب فرمائیں۔ نیز دوسری جماعتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ رپورٹ مشاورت اپنی اپنی انجمن کے لئے منگوائیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

تعاونی سکیم

عرصہ سے تعاونی سکیم کی ایک ایک کاپی نمائندگان مجلس مشاورت کو بھجوائی جا چکی ہے۔ مگر اس کے جوابات بہت کم موصول ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان تمام اصحاب سے جن کی خدمت میں تعاونی سکیم بھجوائی جا چکی ہے خواہ وہ لوکل اصحاب ہوں۔ خواہ بیرون جات۔ درخواست ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی رائے جلد بھیج کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

ضرورت

ایک راجپوت احمدی نوجوان کے لئے جو ایک معزز عہدہ پر مامور ہیں۔ کسی راجپوت خاندان میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی انگریزی لکھی پڑھی ہوئی ہو۔ تو بہتر ہے۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ اور تفصیلی کوائف بھی ساتھ لکھ دیں۔

(ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نمبر ۴۰۲۱:۔ مسمات امۃ السمیع زوجہ مرزا عبد اللطیف قوم مغل عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷-۵-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرے پاس نقد چار صد روپیہ میرے حق مہر میں سے ہے۔ باقی اور کچھ نہیں۔ میں نے اپنے خاوند سے مہر کا پانسو روپیہ وصول کرلیا ہے۔ جس میں سے چار صد روپیہ ہے۔ العبد:۔ امۃ السمیع قادیان بقلم خود۔

گواہ شد:۔ مرزا عبد اللطیف احمدی احمدیہ درزی خانہ قادیان بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا مہتاب بیگ بقلم خود۔

نمبر ۴۰۲۴:۔ سید محمد ولد چوہدری نواب الدین قوم دھنی دیو جاٹ پیشہ زراعت عمر تقریباً ۱۹ سال تاریخ بیعت ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن چک ۳۳۲ ج۔ ب دھنی دیو ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵-۸-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوسکے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والدین زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۱ روپیہ ہے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ العبد:۔ سید محمد ولد نواب الدین چک ۳۳۲ ج۔ ب دھنی دیو ڈاکخانہ خاص۔ ضلع لائل پور۔ گواہ شد:۔ غلام علی احمدی طالب علم کلاس منتقی۔ گواہ شد:۔ عبد الرحیم عارف متعلم مولوی فاضل کلاس جامعہ احمدیہ

نمبر ۳۶۶۸:۔ منکہ انشاء اللہ خان ولد محمد ابراہیم صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال ساکن لاہور ڈاکخانہ دولت نگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲-۵-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ساڑھے ستاسٹھ روپے ۶۷/۸ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲ مئی ۱۹۳۲ء العبد:۔ انشاء اللہ خان اکونٹنٹ مری سنٹرل کوآپریٹو بنک لیمیٹڈ مری ضلع راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ کوہ مری

گواشد:۔ سید فرزند علی شاہ احمدی کوہ مری

نمبر ۴۰۴۹:۔ منکہ یوسف علی ولد نتھو قوم ارائیں عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن کنگ ارائیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل پھلور ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۹-۱-۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد زمین چاہی و بارانی موضع کنگ ارائیاں میں ہے۔ جو کہ پانچ گھماؤں ہے۔ اور ایک مکان کچا رہائشی ایک سو پچاس روپیہ کا بھی ہے۔ میرا گذارہ موجودہ وقت میں میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ آج کل مبلغ ۔/۳۳ روپیہ ماہوار ہے چونکہ میری ملازمت عارضی ہے۔ اس لئے جب تک ہی ملازمت میں رہونگا۔ میں اپنی وصیت جو کہ دسواں حصہ اپنی ماہوار آمدنی کی کرتا ہوں۔ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور زمین کے متعلق بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا۔ اور اگر میرے مرنے کے وقت اور کوئی جائداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کی دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی رقم بمد وصیت ادا کرکے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل کرلوں۔ تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جائیگی۔ العبد:۔ یوسف علی مذکور نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا قادیان

گواہ شد:۔ سید عبد الرشید بقلم خود ریلوے برج ورکس محکمہ

نمبر ۴۰۵۰:۔ منکہ عبد العزیز ولد میاں صاحب دین قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن ماچھی وال ڈاکخانہ لالہ موسیٰ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲-۱-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ دو مکان ایک پختہ ایک خام واقع موضع ماچھی وال و موضع چک سکندر اور موضع چھوکر خورد میں بصورت رہن بیع ہے جس کا میں مالک ہوں۔ جس کی قیمت تخمیناً ۔/۵۲۵۰ پانچ ہزار دو سو پچاس روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں کچھ اراضی مالکی مزروعہ مشترکہ اپنے چار بھائیوں کی ہے۔ جو موضع مولیانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات و موضع ماچھی وال میں واقع ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۔/۲۰۰۰ ہزار روپے لیکن میرا گذارہ ملازمت اور اس ملازمت اور اس کی آمدنی پر ہے۔ لہٰذا میں مذکورہ بالا جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا اس کے علاوہ میری وفات کے بعد اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو لازم ہے۔ کہ وہ میری وصیت میں کسی قسم کے روک انداز نہ ہوں۔ العبد:۔ عبد العزیز موصی بقلم خود ۲-۱۰-۳۲۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبد الواحد پسر موصی سارجنٹ ملتان چھاؤنی حال وارد ماچھی وال۔

گواہ شد:۔ عبد الغنی پسر موصی از ماچھی وال تحصیل و ضلع گجرات بقلم خود۔

نمبر ۴۰۴۵:۔ منکہ سید سعید احمد بخاری ولد سید محمد حسین شاہ قوم سید احمدی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیدانوالی ڈاکخانہ کوٹلی امیر علی تحصیل و ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲-۹-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۸۰ روپیہ ہے۔ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم العبد:۔ سید سعید احمد بخاری بی۔ اے اکونٹنٹ سنٹرل کوآپریٹو بنک کوہ مری ۱۲-۹-۳۲۔ گواہ شد:۔ محمد سعید احمدی بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کوہ مری ۱۲-۹-۳۲۔ گواہ شد:۔ بوستان خان بقلم خود سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ کوہ مری ۱۲-۹-۳۲

نمبر ۳۹۶۶:۔ حسین بی بی زوجہ منشی محمد یعقوب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴-۵-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور ایک سو روپیہ مہر شرعی ۔/۳۲ روپیہ العبد:۔ حسین بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد یعقوب کاتب خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ جلال الدین محصل احمدیہ جماعت ننگل باغباناں بقلم خود

نمبر ۳۸۲۸:۔ ہاجرہ بی بی بنت محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سالہ تاریخ بیعت تقریباً چار سال ساکن نخلقہ دیو ورگ ڈاکخانہ خاص ضلع رائچور علاقہ نظام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲-۱۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے بچھے طلائی دو عدد تین تولہ۔ کانوں کے تنکے طلائی نصف تولہ نقد رقم ۱/۲۶ روپیہ ہے۔ فقط۔ العبد:۔ ہاجرہ بی بی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد عبد الرحیم جنرل سکرٹری گواہ شد:۔ محمد محبوب مدرس

نمبر ۳۸۲۹:۔ مسماۃ زلیخا بیگم زوجہ عبد السبحان ساکن رائچور تحصیل و ضلع رائچور۔ عمر ۲۰ سالہ پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳-۱۲-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائداد اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر (چار صد روپیہ سکہ عثمانیہ) لچھا طلائی ۳ تولہ قیمتی ۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹکالیو کو (سان فرانسسکو) سے ۲۹ جنوری کی خبر ہے کہ زلزلے کے جھٹکے اتنے تباہ کن اور دہشت خیز تھے کہ لوگ ننگے جسم ننگے پاؤں گھروں سے بھاگ نکلے۔ چند منٹوں کے بعد جب شہر پر نظر ڈالی گئی۔ تو کھنڈرات نظر پڑے۔ یا زمین سے آگ کے شعلے دکھائی دیئے

ٹوکیو سے ۲۰ جنوری کی خبر ہے کہ جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر بحر نے اعلان کیا ہے کہ جب ۱۹۳۵ء میں نیوبار کر میں بحری کانفرنس ہوگی۔ تو اس میں جاپان مطالبہ کرے گا کہ اسے بحری طاقت میں اضافہ کرنے کی اجازت دی جائے کیونکہ دوسری طاقتوں نے اپنی طاقت بڑھائی ہے۔ ؎

دہلی ۔ ۳ جنوری کو اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ہیگ نے اعلان کیا۔ کہ نظر بندوں اور شاہی قیدیوں کو اس لئے قید میں رکھا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اگر ان کو رہا کیا گیا تو دہشت انگیزی کی تحریک کو تقویت ملے گی۔ جب تک اس قسم کے حالات موجود ہیں۔ ان کی رہائی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پیرس ۔ ۳۰ جنوری ایم ڈلیڈیر نے وزارت مرتب کرلی ہے۔ خود غیر ملکی وزیر بنا ہے۔

ایتھنز کی خبر ہے۔ کہ یونان کے پہاڑی علاقوں میں گدھوں کی کثرت ہوگئی ہے۔ اور وہ ہوائی جہازوں پر حملے کرتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے تمام ہوابازوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اڑتے وقت پستول اپنے پاس رکھیں۔ چند ایک ہوائی جہاز گدھوں کے حملوں سے ٹوٹ کر گر بھی پڑے ہیں۔ ؎

مانچوریا کے ایک شہر میں پچھلے دنوں ایک ماں بیٹی کو ہسپتال میں ایک ہی وقت میں لڑکے پیدا ہوئے۔ نرسیں ان کو نہلانے کے لئے غسل خانے میں لے گئیں۔ لیکن ان کی شکلیں اس قدر ملتی تھیں۔ کہ نرسیں یہ فیصلہ نہ کر سکیں۔ کہ ماموں کون ہے اور بھانجہ کون ہے۔ آخر خسر داماد میں مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ گئی۔

بوڈاپسٹ کے قریب ایک شہر پر پچھلے ماہ اڑنے والی چیونٹیوں نے حملہ کیا۔ اور لوگوں کو کاٹنے لگیں لوگ گھروں میں چھپ گئے تین گھنٹہ تک حملہ جاری رہا۔ لا یعلم جنود ربک الا ھو۔

دہلی میں ۳ جنوری کو بھاگ حبش خان کے نزدیک کسی نے ایک ہندو مصنف ہری سنگھ کو زخمی کیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے اردو میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں اسلام پر بے جا حملے کئے گئے ہیں اس سے پیشتر ہری سنگھ کو پولیس نے متنبہ کیا تھا۔ کہ وہ اپنی کتابیں فروخت نہ کرے۔ حملہ آور گرفتار نہیں ہو سکا۔ ؎

برلن ۔ ۳ جنوری ریوٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ نازی بشپ ملر نے پرشیا کے پروٹسٹنٹ پر چرچ پر اپنی ڈکٹیٹری قائم کرلی ہے۔ اور اب کپتان گورنگ کی خفیہ پولیس نو ہزار پادریوں کی فہرست کا جو بشپ ملر کے مخالف ہیں۔ معائنہ کر رہی ہے۔ تاکہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جاسکے۔ لیکن مخالف پارٹی نہایت خود اعتمادی کے ساتھ گورنمنٹ کے آئندہ اقدام کا انتظار کر رہی ہے۔

ہوشیار پور سے ۲۹ جنوری کی خبر ہے کہ ہرکشن پورہ میں رات کو بچیس مسلح ڈاکوؤں نے ایک ہندو ساہوکار کے گھر ڈاکہ ڈالا ڈاکو دس ہزار کا مال لے گئے۔ اور بہیاں جلا کر راکھ کر گئے۔

پنجاب کونسل کے ممبر ملک محمد الدین صاحب نے آئندہ کونسل کے اجلاس میں ایک مسودہ قانون پنجاب قانون رواج میں ترمیم کرانے کے لئے پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں اور مردوں کو اسلامی شریعت کی رو سے حق وراثت دیا جائے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آج کل کے زمیندار قانون شریعت سے انحراف کر کے رواج کے زیادہ پابند ہو رہے ہیں۔

پٹنہ ۔ ۳ جنوری کی خبر ہے کہ یہاں ایک اہم دستاویز برآمد ہوئی ہے۔ اس میں درج ہے کہ ایک سو سال قبل بہار میں اسی طرح کا شدید زلزلہ آیا تھا۔ جو وادی نیپال سے شروع ہو کر مدراس تک گیا تھا۔ اس وقت زلزلے سے طغیانی بھی آئی تھی۔ جس سے عمارتیں گر گئیں تھیں اور بہت سے اشخاص تباہ ہو گئے تھے۔ اور اس کے دھماکے ایک سال تک محسوس ہوتے رہے تھے۔ ؎

نیو دہلی سے ۲۹ جنوری کی ایک غیر مصدقہ خبر مظہر ہے۔ کہ ہز ایکسی لنسی سردار ہاشم خان وزیر اعظم افغانستان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ مگر آپ بچ گئے۔ صرف بازو پر ضرب آئی ہے۔ حملہ آور ایک افغان بتایا جاتا ہے۔ جس نے اپنے مقصد میں ناکام رہنے کے باعث خودکشی کرلی۔

مونگھیر کی تباہی کے متعلق ایک شخص نے اخبار ریس میں چشم دید بیان شائع کرایا ہے۔ کہ دو بج کر پانچ منٹ پر دفعتہً ہولناک آواز سنائی دی۔ چند ہی منٹوں میں کپکپی اور رعشہ شروع ہونے لگا۔ پھر زمین میں دائیں بائیں دو حرکتیں ہوئیں۔ بعد ازاں ایسا معلوم ہوا۔ کہ زمین چرخی پر رکھ کر گھما دیا گیا ہے۔ اس کے بعد میرے ہوش زائل ہو گئے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد جب میں سنبھلا۔ تو ایک عجیب منظر میرے سامنے تھا۔ جہاں تک نظر جاتی تھی۔ کھنڈر ہی کھنڈر دکھائی دیتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں مونگھیر میں نہیں بلکہ کسی دوسری جگہ چلا گیا ہوں۔ شہر کی حالت ایسی تبدیل ہوگئی۔ کہ میں اپنا گھر بھی پہچان نہ سکا۔ آخر ایک ٹیلہ پر بیٹھ کر رات کاٹی۔ صبح اٹھ کر دیکھا کہ تمام شہر خاک کا ڈھیر ہے۔

حجاز حج کمیٹی کے ارکان کے متعلق نئی دہلی سے ۱۳ جنوری کی خبر ہے۔ کہ کنور اسماعیل علی خان۔ خان بہادر حاجی وجیہہ الدین چوہدری اسمٰعیل خان مسٹر مسعود احمد اور سید مرتضیٰ بہادر کو منتخب کیا گیا ہے۔ ؎

شدید برف باری ۔ مشرقی ساحل کوریا سے کچھ فاصلے پر ۳۰ جنوری کو ایک جزیرہ میں سخت برف باری ہوئی ہے۔ اس طوفان میں اکیاون اشخاص گھر گئے۔ جو خود برف بن کر رہ گئے۔ اردگرد کے لوگوں نے ان کو بچانے کی کوشش کی لیکن کارگر نہ ہوئی۔

مونگھیر کے متعلق ۲۸ جنوری کی خبر ہے۔ کہ لاشوں کی بدبو ایک میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ لاشوں میں دو دو انچ لمبے کیڑے پڑ گئے ہیں۔ چیچک کی وبا پھیل رہی ہے۔

پٹنہ میں ۳۱ جنوری کو دو روز شدید بارش اور خراب موسم کے بعد سحر کے وقت دو دفعہ پھر معمولی زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے

تبت کا دلائی لامہ (بادشاہ) ۱۷ دسمبر کو فوت ہو چکا ہے۔ کہ اب حکومت کا انتظام پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ تمام تبت میں دعا کی جارہی ہے کہ دلائی لامہ کا وجود دوبارہ ظہور پذیر ہو۔

عرب اور حجاز کی مصالحت کے متعلق قاہرہ سے ۲۵ جنوری کی اطلاع ہے کہ دونوں اسلامی حکومتوں میں ایک صلح نامہ طے پایا ہے۔ جس کی رو سے دونوں حکومتیں عرب کی آزادی کا تحفظ کریں گی

ڈاکٹر عالم کے متعلق پنجاب گورنمنٹ نے ہائی کورٹ میں درخواست دے رکھی تھی۔ کہ انہیں پریکٹس کرنے سے روک دیا جائے۔ کیونکہ وہ سول نافرمانی میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ۳۰ جنوری کو اس کے متعلق فیصلہ سنا دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ جب تک وہ پریکٹس کریں گے۔ امن شکن تحریکات میں نہ خود حصہ لیں گے۔ اور نہ ہی دوسروں کو اس کی تحریک کریں گے۔ اس پر صرف تنبیہ کر کے اجازت دے دی گئی۔

گاندھی جی نے احمد آباد سے ۳۱ جنوری کی اطلاع کے مطابق اپنے پرانے آشرم کے ساتھیوں کو جن کے ساتھ انفرادی سول نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزایاب ہوئے تھے۔ اور اب رہا ہو کر آئے ہیں۔ بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ وہ انفرادی سول نافرمانی کو فی الحال ترک کر دیں اور مصیبت زدگان بہار کی امداد کریں۔

شمالی وزیرستان میں ٹوچی سکاؤٹ کا ایک دستہ ۳۱ جنوری کو گشت کر رہا تھا۔ کہ غلزئیوں نے اس پر فائر کرنے شروع کر دیئے جس سے لڑائی شروع ہوگئی۔ اور سکاؤٹ پارٹی کے ۳ آدمی ہلاک اور ۵ مجروح ہو گئے۔ غلزئیوں کے چھ افراد ہلاک ہوئے۔ کرم سے ایک پلٹن امداد کے لئے گئی۔ اور غلزئیوں کا محاصرہ کر کے ان کے ۱۱۹ اونٹ اور ۱۳ آدمی گرفتار کر لئے۔

بنگال کونسل میں کریمنل لا امینڈمنٹ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دینے کی تجویز پیش کرتے ہوئے ۳۱ جنوری کو ہوم ممبر نے کہا کہ دہشت انگیزی کے خلاف زبردست اقدام کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ایک سال پہلے کی نسبت آج صورت حالات بہتر ہے۔ پھر بھی دہشت پسندوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی